Mahmood Ahmad
...RUL-MASIH, QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP_3.

جلد ۳۱   شمارہ ۴۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۴ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۰۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

یکم صفر ۱۴۰۳ھ   ۱۸ نبوت ۱۳۶۱ ہش   ۱۸ نومبر ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۵ نبوت (نومبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران باوثوق ذرائع سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کا حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصدِ عالیہ میں اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

قادیان ۱۵ نبوت (نومبر) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ ہنوز مغربی جرمنی میں ہی ہیں۔ ماہ رواں کے آخر تک واپسی متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین ٭

ہمیں علمی ترقی کے ہر شعبے میں سینکڑوں عبدالسلام چاہئیں!

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کے دوسرے سالانہ کنونشن سے سیدنا حضور ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۲۴ اخاء (اکتوبر) - آج یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کے دوسرے سالانہ کنونشن سے خطاب فرمایا۔ یہ کنونشن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی نئی زیرِ تعمیر عمارت کے ایک ہال میں آج رات ساڑھے آٹھ بجے منعقد ہوا۔ اس میں ۱۳۰ انجینئرز اور آرکیٹیکٹس نے شرکت کی۔ جن میں احمدی انجینئرز کی تعداد ۱۱۵ تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے آٹھ بجے کے قریب تشریف لائے۔ کنونشن کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو مکرم محمود احمد شمس صاحب نے کی۔ بعد ازاں ایسوسی ایشن کے صدر مکرم افتخار علی قریشی صاحب نے حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو حضور نے اس کا پہلا سرپرست مقرر فرمایا تھا۔ یہ دوسرا کنونشن ہے۔ پہلے کنونشن میں ۳۲ اراکین حاضر تھے۔ اب تک ایسوسی ایشن کا دستور تیار ہو چکا ہے اور اندرون و بیرون ملک ۴۹۰ سے زائد انجینئروں اور آرکیٹیکٹس کو اس ایسوسی ایشن کا رکن بنایا جا چکا ہے۔ اندرون ملک اس ایسوسی ایشن کی ۱۲ مقامی شاخیں (لوکل چیپٹر) قائم ہو چکی ہیں۔ جبکہ امریکہ، برطانیہ، بنگلہ دیش، سکینڈے نیویا ممالک میں ریجنل چیپٹرز کا قیام عمل میں آ گیا ہے۔ اور وہاں کے کنوینروں کا تقرر کیا جا چکا ہے۔ ابھی تک جو کوائف اندرون و بیرون ملک سے موصول ہو چکے ہیں ان کے مطابق ایسوسی ایشن کے اراکین کی شعبہ وار تقسیم مندرجہ ذیل ہے:-

آرکیٹیکٹس ۲۰ - ان میں سے ۴ ٹاؤن پلانر ہیں۔ سول انجینئرز ۱۱۲ - الیکٹریکل انجینئرز ۵۳ مکینیکل انجینئرز ۷۷، متفرق ۷۰، ان میں ایروناٹکس، ایگریکلچر، آٹو ڈیزل، کمپیوٹر، ایئر کنڈیشننگ، ٹیلی کمیونیکیشنز اور ٹیکسٹائل کے شعبے شامل ہیں۔ ان میں سے ۱۹۷، ایم۔ اے یا پی ایچ ڈی کی سطح کے ہیں۔ جبکہ ۱۳۵ ڈپلومہ ہولڈر اور ۶۰ دیگر متفرق علمی قابلیت کے ہیں۔

اس ایسوسی ایشن کی جملہ خدمات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے مکرم قریشی افتخار علی صاحب نے بتایا کہ دارالسلام النصرت، پرائیویٹ سیکرٹری کی عمارات کے اہم کام کے علاوہ گیسٹ ہاؤس انصار اللہ، وقف جدید کی تعمیر میں ایسوسی ایشن کے انجینئرز تعاون کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں راولپنڈی لاہور کے انجینئروں نے تسلی بخش کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امراء اضلاع چاہیں تو اسی قسم کے کام مقامی شاخوں میں بھی ہو سکتے ہیں۔ لاہور میں ماڈل ٹاؤن کی مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں انجینئروں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

روٹی پلانٹ لنگر خانوں میں نصب شدہ روٹی پلانٹس کی بہتری کے بارے میں کراچی کے انجینئرز کی کمیٹی نے مفید مشورے دیئے ہیں۔ مزید کام ہو رہا ہے۔

ترجمہ راولپنڈی کے انجینئرز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقاریر کے ترجمے کا کامیاب کام کیا ہے۔ یہ کام ایسوسی ایشن کے قیام سے پہلے شروع ہو چکا تھا۔

کمپیوٹرائزیشن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے مسندِ خلافت پر رونق افروز ہونے کے جلد بعد (باقی ص۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی تشریف لے جا سکتے ہیں اور اس طرح ہر دو روحانی اجتماعات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ٭

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

اس کے لئے حکم دیا تھا۔ چنانچہ سب کمیٹی کی رپورٹ آج موصول ہوئی ہے کام جاری ہے۔

گیس جنریٹرز حضور ایدہ اللہ ہی کی طرف سے اس کے بارے میں بھی تفاصیل مرتب کرنے کا حکم ہوا ہے۔ ان کی رپورٹ بھی آج ہی ملی ہے۔

ٹیکنیکل پیپرز حضور کی ہدایت پر ٹیکنیکل پیپرز لکھنے کا کام واہ (ٹیکسلا) کی شاخ نے شروع کیا ہے۔ دوسروں کو بھی اس کی تقلید کرنی چاہیئے۔

ایسوسی ایشن کا مرکزی دفتر ربوہ میں ہے اور یہ مرکز ہمیشہ ہی مرکز سلسلہ میں رہے گا۔ پہلے یہ دفتر وقف جدید میں قائم تھا۔ اب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اعزازی طور پر یہ دفتر سنبھالا ہے۔ حضور کے ارشاد پر پروگرامنگ کمیٹی نے اپنی سفارشات قریباً مکمل کر لی ہیں۔

حضور کا خطاب

صدر ایسوسی ایشن کی رپورٹ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خطاب شروع فرمایا۔ حضور کا خطاب قریباً پونے نو بجے شروع ہوا۔ اور قریباً ساڑھے نو بجے ختم ہوا۔

حضور نے فرمایا احمدی انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن سے میرا تعلق بیان کر دیا گیا ہے۔ میں نے جب بھی انجینئرز کی ایسوسی ایشن کے اجلاسات میں شرکت کی بہت ہی لطف اندوز ہوا۔

حضور نے فرمایا احمدیت کی ایک شاخ کا سرمایہ آپ لوگ ہیں۔ اگر آپ کا ذہن بیدار ہوگا تو آپ ایسی خدمت سرانجام دے سکیں گے جو فن کے لئے دین اور جماعت کے لئے اور آپ کی اپنی ذات کے لئے بھی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ اسی قسم کی اغراض کے لئے اس ایسوسی ایشن کو قائم کیا گیا ہے حضور نے فرمایا۔ اب تک اس ایسوسی ایشن کی کارکردگی کے سلسلے میں بعض بڑے خوشکن پہلو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سامنے آئے ہیں۔ انجینئرز اور آرکیٹیکٹس میں خدمت کا جذبہ تو بے شک پہلے سے موجود تھا مگر کوئی تنظیم موجود نہ تھی کہ وہ جماعت کی خدمت کر سکیں۔ چنانچہ اس تنظیم کا فائدہ ہوا۔ اور ایسوسی ایشن نے بڑے خلوص کے ساتھ جماعت کی خدمت کی۔ اور جماعت کا یہ احسان سمجھا کہ اس نے ان کی خدمت کو قبول کیا۔ اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجینئرز نے معیاری روایات قائم کی ہیں۔ جو انشاء اللہ بڑھتی چلی جائیں گی۔

حضور نے فرمایا اس خدمت کے علاوہ ایک اور پہلو ایسا ہے جو ابھی تک بالکل تشنہ ہے۔ اس میں کام یا تو صفر ہے یا صفر کے قریب ہے۔ اس میں بہت کچھ کرنے کی گنجائش ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ لوگ ذاتی کوشش سے اپنے فن کو اس طرح چمکائیں کہ فن کے میدان میں اپنے ساتھیوں سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ آپ کی جدوجہد اس رنگ میں سامنے آنی چاہیئے کہ آپ اپنے فن میں دوسرے ہم عصر ساتھیوں سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ یہ بات احمدیوں کا امتیازی نشان ہونی چاہیئے۔ میں بھی اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بھی اس بارے میں متوجہ کرتے رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا آج میں اس بارے میں چند باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔

حضور نے فرمایا، احمدی انجینئروں اور آرکیٹیکٹس کو ایسی دولت حاصل ہے جو اور کسی کو حاصل نہیں۔ اس دولت میں سر فہرست حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہیں۔ جو حضور نے اپنے متبعین کے حق میں کیں اور اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اس نوعیت کی پیش خبریاں دیں جو کسی بھی فن سے تعلق رکھنے والے شخص کو آگے بڑھنے کی طاقت عطا کر سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہر شخص کی استعدادیں الگ الگ ہو سکتی ہیں۔ لیکن یکساں استعدادوں کے لوگوں کے درمیان بھی احمدی اگر کوشش کریں تو زیادہ قوت سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے پہلے بھی بار بار عرض کیا ہے کہ اگر احمدی دیانتداری اور تقویٰ کے معیار کو حاصل کر کے آگے بڑھیں تو ان کے فن اور انتظام کو جلا ملے گی۔ تقویٰ سے نور حاصل ہوتا ہے۔ اس سے صرف روشنی ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ انسانی قویٰ میں اعتدال بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے قویٰ میں اعتدال کا ہونا از بس ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا اس سلسلے میں سب سے اہم بات سچائی اور اخلاص ہے۔ جھوٹا دماغ کبھی سائنسدان نہیں بن سکتا۔ ایسا دماغ جو خوش فہمیوں اور تصورات کی دنیا میں رہتا ہے اور سچائی سے کام نہیں لیتا وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم نے یہی اصول بیان فرمایا ہے۔ اور کامیابی کی یہ تعریف نہ صرف وقت کے لحاظ سے پہلی ہے بلکہ قرآنی ترتیب میں بھی اللہ تعالیٰ نے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ کہہ کر یہ تعریف بیان فرمائی ہے کہ ہدایت صرف متقیوں کے لئے ہے۔ اگر مذہبی تعریف کی رو سے اس آیت کو دیکھا جائے تو سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ متقیوں کے لئے ہدایت سے کیا مراد ہے؟ وہ تو پہلے ہی ہدایت یافتہ ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جو سچائی کی پیروی کرے گا اور اس کے نتیجے میں کوئی خوف اسے لاحق نہیں ہوگا ایسا شخص متقی ہوگا۔ اور ایسا شخص ترقی کرے گا۔ یہ بنیادی تعریف ہے۔ اگر احمدی اس پر پورا اترتا ہے یعنی اس میں سچائی کی خاطر نتائج سے بے پرواہ ہو جاتا ہے تو اس کا دماغ روشن ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا یورپ کی سائنسی اور صنعتی ترقی کی تاریخ اس قرآنی آیت کی صداقت کی گواہ ہے پورے یورپ کی احیاءِ نو کے دور میں سائنسدان وہی تھا جو سچ کو بے پرواہ ہو کر کہتا تھا۔ اور اس کے لئے قربانیاں دیتا تھا۔ یورپ کی تاریخ میں ایسے سائنسدانوں کا تذکرہ ملتا ہے جنہیں سچائی کے جرم میں آگ میں زندہ جلا دیا گیا۔ ان کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے کائنات کو جس طرح پایا اسے بیان کیا۔ اور اس بیان پر قائم رہے۔ جس طرح مذہبی طور پر ظلم و تشدد روا رکھا جاتا رہا ہے اسی طرح سائنسدانوں پر ظلم و تشدد کیا گیا۔ اس سلسلے میں یہ حیرت انگیز بات سامنے آتی ہے کہ سائنسدانوں کی سچائی کے مقابلے پر تمام مذاہب کے لوگ جھوٹ پر متحد تھے۔ اللہ نے فیصلہ کیا کہ جھوٹ کے نام پر مذہب کو فتح حاصل نہیں ہوگی۔ بلکہ سچ کے نام پر بظاہر لامذہبیت کو فتح حاصل ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور نے اس ضمن میں یورپ کے ایک فلاسفر سپائینوزا کا ذکر فرمایا جس نے بڑی جرأت سے سچائی کا اظہار کیا۔ اور لاعلمی میں وہ عملاً اسلام کی حمایت کرتا رہا۔ اور یہودیت اور عیسائیت پر تنقید کرتا رہا۔ اس کو عیسائی چرچ نے شدید ترین سزاؤں کی دھمکیاں دیں اور سچ بولنے سے باز رہنے کو کہا گیا۔ اس پر شدید ظلم و تشدد کیا گیا اور آخر وہ شخص ۴۴ سال کی عمر میں اس ظلم کا شکار ہو کر مر گیا مگر اس نے سچائی دیانت اور تقویٰ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ حضور نے اس ضمن میں فرانس کے ایک سائنسدان کی بھی مثال بیان فرمائی جس کا سر سچائی کے جرم میں تن سے جدا کر دیا گیا۔

حضور نے احمدی انجینئروں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ تو اس سچائی کے نمائندہ ہیں جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی ہے۔ آپ اس سچائی کے نمائندہ ہیں جو مسیح موعودؑ لائے ہیں۔ آپ میں جرأت ہونی چاہیئے آپ کے اخلاق اور دیانت کا معیار بہت بلند ہونا چاہیئے۔ آپ اس روشنی کے سہارے آگے بڑھیں گے تو وہ جو اس روشنی سے محروم ہیں آپ کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ حضور نے فرمایا اس انفرادی کوشش کی دوڑ میں سارے پیچھے رہ گئے ایک عبد السلام آگے نکلا۔ حضور نے فرمایا ایک عبد السلام سے تو بات نہیں بنے گی۔ ہمیں تو علم کے ہر میدان میں سینکڑوں عبد السلام چاہئیں۔ تب اسلام کا وہ خسارہ اور نقصان پورا ہوگا جو علمی میدان میں اس کے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا آپ ایک باغیرت قوم کے فرد ہیں۔ اور آج اسلام کی غیرت دنیا بھر میں صرف جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ اگر آپ نے اسلام کے دامن پر لگے ہوئے یہ داغ نہ دھوئے تو اور کوئی نہیں جو یہ داغ دھو سکے۔ حضور نے تیزی سے ترقی کرتی ہوئی دنیا کی قوموں کی مثال دی اور فرمایا کہ جاپان عملاً دہریہ ہے۔ کوریا اعلاناً دہریہ ہے۔ ہانگ کانگ نیم دہریہ اور نیم بدمذہب ہے لیکن یہ لوگ علمی میدان میں جس تیزی سے آگے جا رہے ہیں ان کے پیش نظر مادی امور میں دیانت اور سچائی کی وجہ سے یہ ایک حد تک تقویٰ کے مقام پر ضرور قائم ہیں۔ یہ سچ کو دیکھتے اسے سمجھتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے بعد میں آکر علمی اور فنی ترقی کے میدان میں یورپ کی اجارہ داری کو توڑ دیا۔ حضور نے فرمایا میں نے اپنے حالیہ سفر کے دوران یہ محسوس کیا کہ یورپ کو جاپان کی ترقی سے شدید خطرات لاحق ہیں۔ اسی طرح فارموسا اور ہانگ کانگ بڑی تیزی سے آگے آ رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ لوگ علم کے ہر میدان میں جہاں انہیں راستہ ملا آگے بڑھے۔ علم میں نقالی قابل تعریف ہے۔ ہمیں تو یہ درس بہت پہلے دیا جا چکا ہے کہ الحکمة ضالة المؤمن کہ حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے جہاں سے ملے لے لے۔ نہ شرمائے نہ ہچکچاہٹ دکھائے کہ نقالی کیوں کروں۔ ہر اچھی بات میں مومن کو نقالی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر کسی اور قوم نے یہ چیز استعمال کر لی تو وہ تمہاری ہی چیز تھی تم لے لو۔ حضور نے فرمایا آج اللہ کی نگاہ میں حکمت احمدیت کی لونڈی ہے۔ اگر وہ آپ کے ہاتھ سے نکل کر دنیا میں دربدر پھر رہی ہے تو اس سے یہ واپس لیں اور آئندہ سے غافل نہ ہوں۔ آپ کا مقام یہ ہونا چاہیئے کہ لوگ عاریتاً آپ سے حکمت مانگیں اور آپ خیرات میں حکمت دیں۔ یہ نقشہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھا جو آج ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں تو آج پاکستان میں جتنی اشیاء درآمد ہو رہی ہیں یہ سارا مال پاکستان کے باہر کے ممالک کو برآمد ہونا چاہیئے۔ جاپان میں کون سی ایسی بات ہے کہ وہ خود نقالی سے ابتداء کرے اور دنیا کو اپنی نقالی پر مجبور کر دے۔ حضور نے فرمایا اگر موجودہ صورت حال جاری رہی تو یہ بہت خطرناک بات ہوگی۔

اس ضمن میں ایک کامیابی کا حضور نے ذکر فرمایا کہ ایک احمدی انجینئر نے DIMMER تیار کیا ہے جس سے عام لیمپ کی روشنی کو زیرو سے پانچ سو واٹ تک حسب ضرورت کم و بیش کیا جا سکتا ہے حضور نے اس ایجاد کی تعریف فرمائی۔ حضور نے فرمایا میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ایک دم رولس رائس کار بنا ڈالیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ شروع کریں۔ کچھ کریں۔ فارغ نہ بیٹھیں۔ اور پھر علمی اور فنی ترقیات کے اس قافلے کو قدم بہ قدم اٹھاتے ہوئے اوپر اور اوپر لے جائیں۔ حضور نے فرمایا دنیا میں نت نئی ترقیات ہو رہی ہیں۔ آپ چھوٹوں کو دیکھ کر ان کا حسن معلوم کریں۔ جرأت اور بہادری سے نئے تجربے کریں۔ آپ لوگ تو سوئے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں۔ زندگی تو کام ہی کام اور صرف کام کا نام ہے۔ نیوٹن کے بارے میں اس کے نوکر نے بتایا تھا کہ ہم نے اسے کبھی سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس طرح سے دن رات آپ کو کام کرنا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے اپنے اپنے شعبے کے بارے میں مطالعہ کرنے اور سائنسدانوں کے حالات زندگی پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا جب آپ ان کے حالات پڑھیں گے تو آپ کے ذہن کی کھڑکیاں کھلتی جائیں گی نیز فرمایا اس ضمن میں مجلس عاملہ بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ حضور نے *

* فرمایا زندگی نام ہی کام کا ہے اس سے نہ گھبرائیں بلکہ جب آپ [illegible] کام کریں گے تو آپ کو تھکن بھی محسوس نہ ہوگی بلکہ دلچسپی اور لطف بڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے آمین۔ آخر میں حضور نے دعا کرائی اور اس طرح

(الفضل ۱۶ نومبر ۱۹۸۲ء)

خطبہ جمعہ

تم میں سے جو کوئی عاجزی اور انکساری اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے ساتویں آسمان تک پہنچا دے گا

خدا کے لئے عزتیں قربان کرکے جو عزت کا سرچشمہ ہے اُس سے عزت حاصل کرو!

عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو اور خدا میں فنا ہو کر ایک نئی زندگی پاؤ

ہم نے اپنی زندگیوں میں اس کے نظارے دیکھے ہیں، آگے بھی دیکھتے رہیں گے زندہ رہنے والے۔!!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مورخہ ۲۷ نبوت ۱۳۶۰ ہش مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۸۲ء۔ بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا (بنی اسرائیل آیت: ۱۹)

کہ قرآن کریم اپنے ماننے والوں کو عجز، انکسار اور تواضع میں بڑھاتا ہی چلا جاتا ہے۔ جس قدر انسان خدا تعالیٰ سے علوم قرآنی سیکھتا ہے، اتنا ہی اسے اپنی صحیح ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں جو ذمہ داریاں انسان پر، ہمیں نظر آتی ہیں کہ ڈالی گئی ہیں، بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم ہوتی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ جہاں تک حقوق العباد کا تعلق ہے وہ

تمام احکام باری تعالیٰ

جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں ان کی بنیاد اس بات پر ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران: ۱۱۱)

تم بنی نوع انسان، الناس، کی خیر اور بھلائی کے لئے قائم کئے گئے ہو۔ اُن کی خدمت پر مامور ہو۔ اور خادمانہ راہیں اور عاجزانہ راہیں ایک ہی راہیں ہیں ان میں کوئی فرق ہمیں نظر نہیں آتا۔ لیکن اس وقت میں اس حصے کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا بلکہ دوسرے حصے کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق کے متعلق جن کی ادائیگی کی بنیاد بھی عاجزی اور انکساری پر رکھی گئی۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس کی عظمت، اس کی رفعت، اس کی شان، سے وہ ناواقف اور ناآشنا ہو وہ بدقسمت انسان خدا کے سامنے بھی اباء اور استکبار کا رویہ اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے جو عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے حقوق کی ادائیگی ہے اس کے نتیجہ میں۔

دو احساس

پیدا ہوتے ہیں انسان کے اندر۔ ایک احساس اپنی ذات کے متعلق ہے اور وہ نیستی کا احساس ہے۔ لاشئ محض ہونے کا احساس ہے۔ 'میں کچھ نہیں'۔ اور دوسرا احساس یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس سے زندہ تعلق قائم رکھنے کا قرآن کریم نے مجھے حکم دیا اور جس کی راہیں اس نے مجھ پر وا کیں اور کھولیں، وہ اللہ جو ہے وہ بہت ہی رفعتوں والا۔ بہت ہی عظمتوں والا، علو شان، ہر قسم کی صفات حسنہ سے متصف۔ کوئی عیب اور برائی اور کمی اور نقص اور کمزوری اس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ جوں جوں وہ عرفان میں بڑھتا چلا جاتا ہے، خدا تعالیٰ کی عظمت کے عرفان میں، اسی کے ساتھ ساتھ وہ اپنی نیستی کا جو احساس ہے اس میں وہ شدت اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ یعنی اس کو پتہ لگتا ہے کہ میں جو دو سال پہلے مثلاً سمجھتا تھا کہ میں اس قسم کا نیست' اور 'لاشئ محض' ہوں، میں تو اس سے بھی زیادہ نیست اور میری کیفیت اور حالت اور حقیقت تو اس سے بھی زیادہ لاشئ محض کی ہے۔

اس وقت اس لمبے مضمون کا ایک پہلو میں آپ کے سامنے رکھوں گا اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو خدا تعالیٰ کے مقابلے میں نیستی کا تصور ہے، اسے کس رنگ میں بیان کیا ہے۔ آپ نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ میں مختصراً اس وقت اسے بیان کروں گا۔ چونکہ یہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی بنیاد تھی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نثر میں بھی پورے EMPHASIS کے ساتھ، پورے زور کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی گئی۔ آپ نے زیادہ تر

تین زبانوں میں

منظوم کلام ہمارے سامنے ہماری ہدایت اور راہنمائی کے لئے رکھا۔ عربی میں منظوم کلام، اردو اور فارسی میں۔ اس وقت میں نے چند ایک اشعار اردو اور فارسی کے منتخب کئے ہیں۔ میں وہ پڑھ کے سناؤں گا۔ کچھ چھوٹی سی تمہید میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے آپ کوشش کریں اور میں دعا بھی کرتا ہوں اور کوشش بھی کروں گا۔ آپ کوشش کریں کہ آپ سمجھ جائیں اور میں کوشش کروں گا دعا کے ساتھ کہ آپ کو سمجھانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ در ثمین اردو میں بہت جگہ آپ نے اس مضمون کو بیان کیا۔ چند ایک اشعار میں نے منتخب کئے وہ یہ ہیں ؎

وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو

پھر آپ فرماتے ہیں ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے — کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے
پسند آتی ہے اُس کو خاکساری — تذلل ہے رہِ درگاہِ باری
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ — کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے — مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

فارسی کلام میں بہت جگہ مختلف پیرائے میں اسے بیان کیا۔ جو چند اشعار آپ نے بیان کئے، وہ لمبا مضمون شروع ہوا ہے۔ پہلے سے جہاں سے میں نے اٹھایا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے کے لئے

فنا کی راہ

کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ یعنی جو شخص اپنی جان اس کے حضور پیش کر دے اور دنیا کی نگاہ میں زندگی کے جو لوازم ہیں وہ سب اس کے لئے چھوڑ دے اور اسی کا ہو جائے۔ اور اس کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے ایک نئی جان، ایک نئی روح، ایک نئی

زندگی اُس سے پاوے تب کام بنتا ہے ورنہ نہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں ؎

کشتۂ دِلبر و دل آرامے ۔۔۔ رُستہ یکسر ز ننگ و ز نامے

دِلبر اور دلآرام پر قربان اور ننگ و ناموس سے بالکل بے پرواہ ہوجاتا ہے ایسا شخص ؎

پُر ز عشق و تہی ز ہر آزے ۔۔۔ قصّہ کوتاہ کرد آوازے

وہ محبتِ الٰہی سے بھرا رہتا ہے۔ اور دُنیوی حرص اور لالچ سے خالی ہوتا ہے۔ ایک ہی آواز نے اس کا کام تمام کردیا۔ یعنی خدا تعالےٰ کے پیار کا جو پہلا جلوہ اس پر نازل ہُوا۔ اسی نے اس کے وجود کو جو دُنیوی وُجود تھا اس کو جلا کے راکھ کردیا۔ اور ایک رُوحانی زندگی اسے عطا کردی۔ آپؑ فرماتے ہیں ؎

قدم خود زدہ براہِ عدم ۔۔۔ گُم بیادش ز فرق تا بقدم

فنا کے راستے پر چل پڑا۔ اور اس کی یاد میں سر سے پیر تک گُم ہوگیا۔ (مَیں زیادہ تر ترجمہ پڑھتا جاؤں گا) دلبر کا ذکر

اس کی غذا ہوگیا'

بلکہ سارا دلبر اس کے لئے ہوگیا۔ اس نے سوائے دلدار کے اپنی ہر خواہش کو جلا دیا۔ ایک ہی آرزو دل میں رہ گئی کہ خدا مجھ سے راضی ہوجائے، خدا مجھ سے مل جائے۔ خدا سے میرا زندہ تعلق پیدا ہوجائے۔ اس کے علاوہ ہر خواہش کو جلا دیا۔ اور اللہ جو اس کا محبوب ہے، اس کے سوا ہر چیز کی طرف سے آنکھ بند کرلی۔ ایک چہرہ پر جان و دل فدا کردیا۔ اور اُس کو پانے کے لئے اور اس کے وصل کو اپنا خاص مدعا اور مقصود بنالیا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اُس وقت ہمکلام ہوتا ہے جب یہ کیفیت پیدا ہو ورنہ ہمکلام نہیں ہوتا۔ جب تو ہم سے خُدا کی وحی سُنے تو یہ نہ کہہ کہ وہ ہمیں کیوں نہیں ملی۔ خدا نے صرف آپ کو کیوں چُن لیا؟ آپؑ فرماتے ہیں جب تک تیرے دل کا کام تمام نہ ہوجائے کس طرح تیرے محبُوب کا پیغام تیرے پاس پہنچے۔ یعنی تو تو ہر گردال پھیرے غیروں کے کوچہ میں۔ اور وہ جو بادشاہِ ہر دو جہان ہے وہ تجھ سے ہمکلام پھر کیسے ہو؟ ــــ جب تک تُو اپنی نفسانیت سے باہر نہ آئے، نفسانیت کا چولہ اُتار کے باہر نہ پھینک دے اور جب تک تو اُس کے چہرہ کا دیوانہ نہ بن جلئے ؎

تا نہ خاکت شود بسانِ غبار

جب تک تیری خاک غبار کی طرح نہ ہوجلئے اور جب تک تیرے غبار میں سے خون نہ ٹپکنے لگے، جب تک تیرا خون کیسی کی خاطر نہ بہے اور جب تک تیری جان کسی پر قُربان نہ ہوجائے تب تک تجھے

کُوئے جاناں کا راستہ

کیونکر ملے۔ اور اس دست گاہ کی طرف سے تجھے آواز کیونکر آئے۔ اس قدر لالچ، حرص، تکبّر اور غرور کے ساتھ، کیا وجہ ہے کہ کُوئے جاناں سے تو محروم تر رہے۔ یعنی حرص بھی ہو۔ لالچ بھی ہو، ریا بھی ہو، تکبّر بھی ہو اور غرور بھی ہو تو پھر کیسے تو سمجھتا ہے کہ محرومی کی یہ دیوار گر جائے اور خدا تعالیٰ کا دیدار تجھے نصیب ہوجائے۔

آپؑ فرماتے ہیں، وہاں ڈھونڈ جہاں زور باقی نہیں رہا۔ یعنی اگر تیرے نفس میں اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے اپنے زورِ بازو سے کچھ حاصل کرسکتا ہے تو نہیں ملے گا تجھے۔ وہاں ڈھونڈ جہاں زور باقی نہیں رہا۔ خود نمائی، تکبّر اور جوش باقی نہیں رہا۔ وہاں ڈھونڈ جہاں موت آگئی ہے۔ جب خزاں چلی جاتی ہے تو پھل اور پتوں کا موسم آتا ہے۔

زبانی دعوئی مُردار کی طرح ہوتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ خُدا تعالیٰ کو پانے کے لئے، اپنی بزرگی کے، اپنی طہارت کے دعوے، اپنی ایثار کے، خُدا کے لئے اپنے عشق کے دعوے جو ہیں بے معنی ہیں۔ زبانی دعوے مُردار کی طرح ہوتے ہیں۔ کتوّں کے سوا کوئی ان کو نہیں پوچھتا۔ (مُردار پر کتّے ہی جاتے ہیں نا)

جب تک تُو فنا نہیں ہوتا تب تک مُردار سے بھی بدتر ہے۔ اور فضلِ خُدا تجھ سے بہت دُور ہے۔

جب تک تیرا سر عاجزی کے ساتھ نیچا نہ ہوگا تب تک تیرے نفس کے سامنے سے دُوری اور مہجوری کا پردہ نہ ہٹے گا۔

جب تک تیرے سب بال و پر نہ جھڑ جائیں گے تب تک اس راہ میں تیرا اُڑنا محال ہے۔ اس کے معنی دراصل یہ ہیں (گھبرائی ہیں جائیں) کہ جب تک بال و پر رہیں تو انسان سمجھتا ہے کہ مَیں اپنے بال و پر کے زور سے اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہوں۔ لیکن

جب بال و پر جھڑ جائیں

تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ انسان اپنے ربّ کریم کے پاؤں میں عاجزی اور اِنکساری کے ساتھ لوٹنا شروع کرے اور تضرّع کے ساتھ اس سے دُعائیں مانگے تب خدا تعالےٰ اس کو پیار کے ساتھ اُوپر اُٹھائے گا اور اس سے وہ سلوک کرے گا جو وہ اپنے پیاروں سے کرتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں، دِلبر کے چہرہ پر کوئی پردہ نہیں ہے۔ تُو اپنے آگے سے، اپنی آنکھوں کے سامنے سے خودی کا پردہ اُٹھا۔ جب تیرے سامنے سے، تیری آنکھوں کے سامنے سے خودی کا پردہ اُٹھ جائے گا، تیرے محبُوب اللہ کا چہرہ تجھے نظر آنے لگ جائے گا۔

آپؑ فرماتے ہیں ؎

آں سعیداں لقائے او دیدند ۔۔۔ کہ بلاہا برائے او دیدند

ان خوش قسمتوں نے اللہ تعالےٰ کی لقاء کا درجہ حاصل کیا جنھوں نے اس کی راہ میں مصیبتیں اُٹھائیں۔ اور مصیبتیں اُٹھانے کی مثال بلالؓ ہیں ہمارے سامنے جنہوں نے مکّی زندگی میں (اسلام لانے کے بعد) ظالم آقاؤں کے ہاتھ سے اس قدر مصیبتیں اُٹھائیں کہ آج بھی ہم جب وہ رُوئداد پڑھتے ہیں ہماری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ ایک اس کا (حضرت بلالؓ کے حالات پر مشتمل کتاب۔ ناقل) حصّہ چھپ چکا ہے۔ دُوسرا چھپنے والا ہے۔ مَیں سمجھتا ہُوں ہر احمدی کو اُن کی زندگی کے حالات پڑھنے چاہئیں۔ ایک اللہ تعالےٰ نے اُن کو اس زندگی میں، اس جہان میں یہ رفعت عطا کی کہ وہ سردار جو ان کو حقیر جانتے تھے، وہ سردار جو اُن کو ذلیل سمجھ کے اُن پر کوڑے برسایا کرتے تھے، تپتی ریت پر لٹا کر گرم پتھر رکھ کے کوڑے برساتے تھے اُن کے اُوپر، فتح مکّہ کے دن اللہ تعالےٰ نے ان کا بدلہ اس طرح لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو

بلالؓ کے جھنڈے تلے

آجائے گا اس کو پناہ مل جائے گی۔ اُن کو وہ عزّت عطا ہوئی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم سے جو قریب تر گروہ تھا صحابہؓ کا، بڑے خلفاء بعد میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وہ بلالؓ کو (رضی اللہ عنہ) سیّدنا بلالؓ کہتے تھے۔ اس دُنیا کے کُتوّں کا جو غلام تھا وہ خدا تعالیٰ پر جان نثار کرنے والوں کا سردار بنا دیا گیا۔ اور یہی ہیں وہ اُن کی زندگی میں واقعات جو بتلاتے ہیں کہ کس قدر پیار کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے حضرت بلالؓ۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، اُن خوش قسمتوں نے اس کی لقاء کا درجہ حاصل کیا جنہوں نے اس کی راہ میں مصیبتیں اُٹھائیں۔

اس بادشاہ کے لئے انہوں نے اپنی عزّت برباد کردی۔ دل ہاتھ سے گیا اور ٹوپی سر سے گری۔

لیکن اُس بادشاہ نے انہیں زمین سے اُٹھایا اور آسمان کے ستاروں سے بھی وہ اُنہیں آگے لے گیا۔

آپؑ فرماتے ہیں :-

انہوں نے اپنی سب بنیاد (زندگی کی بنیاد کا ہر پہلو ہوتا نا) برباد کردی۔ یہاں تک کہ فرشتے بھی اُن کی وفاداری پر حیران ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے اُن میں یہ اعلان کیا کہ تم میں سے جو کوئی

عاجزی اور انکساری

کی راہوں کو اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے ساتویں آسمان کی رفعتوں تک پہنچا دے گا۔ یہ اس عاجزی کا انعام ہے، ان راہوں پر چل کر جو خدا تعالیٰ نے بیان کیں۔

اور جس کی ایک جھلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اشعار میں ہے جو ان راہوں پر چل کر خدا کے حضورؐ جو عاجزانہ زندگی گزاری انہوں نے، خدا سے جو بہت ہی پیار کرنے والا ہے اس ذرہ پیار کا سلوک کیا کہ میں نے بہت غور کیا۔ تاریخ پڑھی۔ اُمتِ محمدیہ کے لئے جن رفعتوں کے سامان پیدا کئے گئے ہیں آج تک۔۔۔ آدم کی اولاد میں سے کسی اور کے لئے وہ سامان پیدا نہ ہوئے۔

پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو۔ اور خدا میں ہو کر، خدا میں فنا ہو کر ایک نئی زندگی پاؤ۔ خدا کے لئے عزتیں قربان کر کے۔

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

جو عزت۔۔۔ تمہ ہے اس سے عزت حاصل کرو۔ دنیوی عزتیں تو دنیا کی ہر دوسری شئے کی طرح آنی جانی ہیں۔ ہم اپنی زندگیوں میں ان کے نظارے دیکھتے ہیں۔ ہم نے دیکھے ہیں۔ آگے بھی دیکھتے رہیں گے زندہ رہنے والے لیکن جو خدا کا ہو جاتا ہے اور اس سے وفا کا جو اس نے عہد باندھا ہے اس کو پورا کرنے والا ہو۔ اس کا دامن پکڑے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس دامن کو چھڑوا نہ سکے۔ اس کو پھر اس خدا کے سوا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

(آل عمران: آیت ۱۷۴)

اور کسی اور کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہر چیز اس کے لئے قربان کرو۔ ہر چیز اس سے پاؤ اور اس سے کہیں زیادہ جو تم نے قربان کیا ہے اس سے حاصل کرو۔

خدا کرے کہ ہمیں اس نکتۂ حیات کے سمجھنے کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہم وارث ہوں اور خدا کرے کہ یہ جو عاجزانہ راہوں کے سکھانے کے لئے ہر سال جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ وہ بھی ہمارے لئے ہزارہا، لکھوکھہا کروڑہا، بیشمار برکتیں لانے کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ آمین"

(الفضل ۴ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

مقدس فارسی کلام کا منظوم ترجمہ بزبان اُردو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی اجازت سے یہ اشعار خاکسار نے ۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز مغرب مجلس عرفان در مسجد مبارک ربوہ میں پڑھ کر سنائے۔ خاکسار شبیر احمد ربوہ

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار کاخر کنند دعوئ حُبّ پیمبرم	لازم ہے پاس اُن کا بھی اے دل تجھے سدا دعویٰ ہے جن کو میرے نبی سے پیار کا
گوش و دلم بجانبِ تکفیر کس کجا است من مست جام ہائے عنایاتِ دلبرم	تکفیر کے خیال ہوں دل میں ہو کیوں گزر اس کو تو ہے خمارِ عنایاتِ دلربا
بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم	اللہ کے بعد عشقِ محمدؐ کا ہے خمار گر کفر ہے یہی تو میں کافر ہوں برملا
ہر تار و پودِ من بسراید بعشقِ او از خود تہی و از غمِ آں دلستاں پُرم	رگ رگ میں میری عشقِ محمدؐ کا ہے سرود دل میں نہیں رہا ہے کچھ بھی غمِ یار کے سوا
من در حریمِ قدس چراغِ صداقتم دستش محافظ است ز ہر بادِ صرصرم	حق کا ہوں اِک چراغ میں درگاہِ پاک میں محفوظ آندھیوں سے ہے رکھتا مجھے خدا
ہر دم فلک شہادتِ صدقم ہمے دہد زیں کدام غم کہ زمیں گشت منکرم	جب آسمان میری صداقت پہ ہے گواہ تکذیبِ اہلِ ارض کا پھر مجھ کو غم ہو کیا
ایں آتشے کہ دامنِ آخر زماں بسوخت از بہرِ چارہ اش بخدا نہرِ کوثرم	کوثر کی نہر ہوں میں اسی آگ کے لئے روئے زمیں کو جس نے جلا کے ہے رکھ دیا
جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفٰےؐ ایں است کامِ دل اگر آید میسّرم	قربان رہِ دینِ محمدؐ ہو میری جاں اب آرزو یہی ہے یہی دل کا مُدّعا!

مجالسِ علم و عرفان میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے

بصیرت افروز تازہ ارشادات

(۱)

جو کچھ میسّر ہے روحانی جہاد کے میدان میں جھونک دیں

مورخہ ۲۵ر وفا ۱۳۶۱ ہش (۲۵ر جولائی ۱۹۸۲ء) کو جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مغلپورہ و دارالذکر لاہور نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات کی۔ اس موقع پر حضور نے جو ارشادات فرمائے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

"سب سے پہلے حضور نے اوکاڑہ میں تبلیغ کے متعلق دریافت فرمایا۔ ایک دوست نے عرض کیا حضور تبلیغ بھی کرتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس پر فرمایا:-

"جب آدمی نے اپنی کمزوری چھپانی ہو اور جھوٹ بھی نہ بول سکتا ہو تو یہ کہہ دیتا ہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں۔ بے عملی کی پردہ پوشی کے لئے یہ ایک اچھا محاورہ ہے"

پھر حضور نے دارالذکر اور مغلپورہ کی تجنید کے ضمن میں فرمایا:-

"ہر جگہ

تجنید میں یہی پرابلم

(PROBLEM) یہی اُلجھن ہے کہ کافی پرسینٹیج (PERCENTAGE) باہر رہ جاتی ہے اور ایک خاصی تعداد شمار میں نہیں آتی۔ جب میں انصار اللہ کا صدر تھا ایک دفعہ کراچی گیا تو میں نے اُن کو سمجھایا کہ جو تجنید کی رپورٹ آتی ہے وہ ٹھیک نہیں ہوتی، کیونکہ احمدی اس سے زیادہ ہیں جتنے دکھائے گئے ہیں۔ کراچی کی جماعت ماشاء اللہ بڑی ڈویلپڈ (DEVELOPED) اور پیش پیش ہے۔ اور بڑی منظّم ہے۔ ایک حلقہ والوں نے اصرار کیا کہ نہیں، یہ تجنید ٹھیک ہے۔ ہم تو بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ یہاں آدمی نظر سے غائب رہ ہی نہیں سکتا۔ میں نے ان کو کچھ نظری طور پر بتایا کہ یہ یہ آپ کے حلقہ کے لوگ ہیں مگر اس تجنید میں نہیں ہیں۔ بعد میں جب انہوں نے تحقیق کر کے دوبارہ تجنید کی تو جہاں تک مجھے یاد ہے تعداد دُگنی سے زیادہ ہوگئی۔ یعنی اتنا فرق تھا اصل تعداد میں اور اُن کے پہلے جائزہ میں۔ پس تجنید پہ زور دینا چاہیئے۔ کچھ احمدی ہیں جو باہر بارڈر لائن پر رہتے ہیں اگر وہ تجنید میں آجائیں تو بچ جاتے ہیں۔ اگر نہیں آئیں گے تو پھر جو مرضی اُن کو شکار کر کے لے جائے۔ پھر وہ تو آزاد بھیڑوں کی طرح ہو جاتے ہیں جو گلے میں نہیں رہتیں"۔

فرمایا:-

"کئی فیکٹرز (FACTORS) یعنی موجبات ہیں جن کی وجہ سے جماعت کا

ایک طبقہ گھبراتا

ہے کہ باقاعدہ تنظیم کا فعّال جزو بن جائے ۔۔ ۱۔ کچھ، آزادی کی عادتوں سے اور یہ جو تنظیموں کی پابندیاں اور حاضریاں ہیں ان سے گھبراتے ہیں۔

۲۔ کچھ اتنے دور چلے جاتے ہیں کہ وہ جماعت سے منسوب ہونے میں خطرہ محسوس کرتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے۔ افسوس کہ وہ اپنی کم فہمی میں سمجھتے ہیں کہ ہمارے دُنیاوی مصالح اور تحفظات کا تقاضا ہے کہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ ہم احمدی ہیں۔ اس پر ہم جینے کے بنیادی حق سے بھی محروم کر دیئے جائیں گے۔ کئی ایسی مثالیں بھی سامنے آئی ہیں۔

۳۔ کچھ ہیں جو چندوں سے ڈرتے ہیں۔ ایک یہ طبقہ بھی ہے۔

۴۔ اور کچھ ایسے ہیں جن کا معاشرہ تباہ ہو چکا ہے۔ اُن کے گھروں میں دُوسری قسم کی آزادیاں آگئی ہیں۔ وہ یہی چاہتے ہیں کہ جماعت کی نظر میں ہم نہ ہی آئیں تو اچھا ہے۔

اِن چاروں قسم کے لوگوں پر احسان ہوگا اگر ان کو تجنید میں شامل کر لیا جائے۔ اِن چاروں طبقوں کا حق ہے جماعت پر کہ ان کو سمجھایا جائے اور واپس لایا جائے۔ یہ بڑا ضروری کام ہے۔"

تبلیغ کے سلسلہ میں مجالس سوال و جواب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"میرا مقصد یہ ہے کہ

سوال و جواب کی جو مجالس

اللہ تعالیٰ نے ذریعہ بنا دیا ہے ہمارے سامنے تبلیغ کے ایک نئے ذریعے کے طور پر رکھ دی ہیں)۔ ان کو گھر گھر پھیلانا چاہیئے۔ جتنی بڑی مجالس کا آپ انتظار کریں گے اتنی ہی دیر لگے گی اور کم لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ تو صرف نمونے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ گھروں میں خدام اپنے دوستوں کو بلائیں اور پھر کسی بزرگ کو، کسی بڑے کو چائے کی دعوت دی جائے۔ ایک پیالی چائے پر بلانا کوئی ایسا مشکل کام نہیں ہے۔ اپنے دوستوں سے کہیں کہ یہ ہمارے بزرگ آئے ہیں، ان سے احمدیت کے متعلق سوالات پوچھیں۔ تو ہر گھر میں مجلس سوال و جواب قائم ہونی چاہیئے۔ ہر گھر میں فی الوقت فوراً قائم نہیں ہوسکتی تو اگر آپ کے سَو گھر ہیں تو ٹارگٹ مقرر کریں کہ اس سال ہم دس گھروں کو مجالس سوال و جواب کے مراکز میں تبدیل کر دیں گے۔ اور اگلے سال اور دس کو لے لیں اور پھر اور کو۔ پھر بات پھیلتی جاتی ہے۔ اس طرح جو آپ کی نئی نسل ہے اس کو تبلیغ کا شوق پیدا ہو جائے گا۔ اور پھیلاؤ بہت وسیع ہو جائے گا۔

خوب جانتے ہیں ایک اصطلاح ہے جدید تقاضوں کے ساتھ کنٹیکٹ (CONTACT) بنانا۔ اب اگر ایک کروڑ فوج ہو لیکن CONTACT میں صرف ایک ہزار آدمی آیا ہوا ہے تو ایک ہزار ہی EFFECTIVE ہے۔ وہی سپاہی ہے جو نتیجہ خیز ہوگا۔ باقی کا کنٹیکٹ (CONTACT) نہیں ہے تو وہ نتیجہ کیا پیدا کریں گے۔ تو احمدیوں کو CONTACT میں لائیں۔ اس وقت احمدی تبلیغی نقطۂ نگاہ سے غیر از جماعت مسلمانوں کے ساتھ یا غیر مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ CONTACT میں کم ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے کنٹیکٹ پوائنٹس (CONTACT POINTS) ہیں۔ جس طرح دو چار مربی ہو گئے۔ دو چار فارورڈ (FORWARD) قسم کے صف اوّل کے جوشیلے احمدی نوجوان ہو گئے۔ تو جتنا تھوڑا CONTACT POINT ہوگا اتنا کم فائدہ ہوگا۔ اور یہ بالکل ظاہر بات ہے

جتنی جڑیں زیادہ پھیلیں

اتنا ہی پودا پھیلتا ہے اور پھل بڑھتا ہے۔

یہ (تبلیغ) اب اس لئے ضروری ہے کہ دنیا کے حالات تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ نے جو تیس سالہ وارننگ (WARNING) دی تھی اس کا اکثر حصہ گزر چکا ہے۔ (مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا تھا کہ آئندہ پچیس تیس سال بہت اہم ہیں۔ ناقل) اور حالات اتنی تیزی سے بگڑ رہے ہیں کہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ آفتیں اب آنے والی ہیں۔ تو جتنی جلدی آپ لوگوں کو احمدیت کی طرف لے آئیں گے اتنی جلدی دنیا کو بچانے کے امکانات پیدا ہو جائیں گے۔ ورنہ تو حالات بڑے خراب ہیں۔ پاکستان بھی اسی دنیا کا ایک حصہ ہے۔ پس مذہبی ذمہ داریوں کے علاوہ حب الوطنی کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ہم جلد از جلد بنی نوع انسان کی ہدایت کا سامان کریں اور انسان کو بحیثیت مجموعی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائیں۔

تبلیغ کے سلسلہ میں تربیتی کلاسز کے اجراء کے ذکر پر فرمایا:-

"تربیت کا اتنا لمبا انتظار نہ کریں۔ آپ

جھونک دیں جو کچھ میسر بھی ہے

جب وقت آجائے اور گھر پر ڈاکہ پڑ جائے تو اُس وقت یہ تو نہیں کہا جاتا کہ پہلے بچوں کو گتکا سکھایا جائے اور پھر لڑایا جائے۔ اُس وقت تو گھر کے بیٹے بلکہ مائیں اور بیٹیاں سبھی جو کچھ ان کے بس میں ہو کرتے ہیں۔ اور جو کچھ بن پڑے کر گزرتے ہیں۔ تو یہ اسی قسم کا وقت ہے اسلام پر۔ تربیتیں ساتھ ساتھ ہوتی جائیں گی۔ آپ روحانی جہاد کے میدانوں میں کود پڑیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تو اُس زمانے میں بھی، بہت پرانی بات ہے، یہ فرمایا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہر احمدی مبلغ بن جائے اور اس بات کا فکر اور تردد نہ کرے کہ اس کو کچھ علم ہے کہ نہیں۔

علم اللہ سکھاتا ہے

اور بڑے بڑے عالم بھی ناکام ہو جاتے ہیں اگر تقویٰ سے خالی ہوں۔ تقویٰ ہو تو سادہ جاہل لوگ بھی اللہ کے فضل سے ایسی پیاری باتیں کر جاتے ہیں کہ ظاہری علماء سے زیادہ مؤثر اور بہتر مبلغ ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ جو تربیتیں ہیں یہ ساتھ ساتھ بیشک جاری رہیں مگر ان کا انتظار نہیں کرنا۔ جس کو کچھ بھی نہیں آتا اس کو آپ یہ کہیں کہ اپنے دوستوں کو بلا کے سیدھے سادے الفاظ میں یہ کہو کہ میں دیانتداری سے کہتا ہوں کہ احمدیت سچی ہے۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں، تم بھی دعا کرو۔ یہ بھی نہیں کر سکتا کوئی ـــــ!؟ یہ بہت بڑی طاقت ہے۔ سادگی سے بات پہنچانا اور خلوص دل سے اس کے لئے دعا کرنا بہت زبردست طاقت ہے۔ یہ شروع کروا دیں۔ پھر لوگ پہنچیں گے۔ اس طرح آہستہ آہستہ تربیت ہوتی چلی جائے گی۔ اور علم بڑھتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ ‍+

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ اخاء ۱۳۶۱ ہش (۲۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء) بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس علم و عرفان میں مسنون اذکار کے سلسلہ میں جو ارشادات فرمائے تھے وہ ذیل میں درج ہیں:-

نماز کے بعد کئے جانے والے تمام مسنون اذکار یکساں آواز میں کئے جائیں

حضور نے فرمایا:-

"یہ جو مسنون ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم خود بھی کیا کرتے تھے اور نصیحت بھی فرمائی یہ جماعت میں کم ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

میں نے دیکھا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ چونکہ سنتیں عموماً گھر میں ہی پڑھتے تھے۔ اس لئے باقی خلفاء بھی سنتیں اکثر گھر میں ہی پڑھتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ مسجد میں بیٹھنا ہو۔ اس لئے آپ سنتوں کے بعد ذکر کیا کرتے تھے۔ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ فرض کے معاً بعد ذکر کیا جائے۔ (حضور نے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ سے بھی دریافت کیا جنہوں نے اثبات میں جواب دیا) دونوں طرح جائز ہے۔ کیونکہ اگر یہ جائز نہ ہوتا تو ہرگز حضرت مصلح موعودؓ اس طرح نہ کرتے۔ میں نے خاص طور پر نوٹ کیا تھا کہ حضورؓ نماز کے بعد سنتیں چونکہ گھر میں پڑھتے تھے پھر اس کے بعد بیٹھا کرتے تھے۔ ہمیں کھانے وغیرہ کے لئے بعض دفعہ کافی انتظار کرنا پڑتا تھا۔ سنتیں پڑھنے کے بعد، بعض دفعہ دو نوافل اور پھر ذکر کرنے کے بعد آیا کرتے تھے۔ بہرحال وہ تو ایک خاص ذمہ داری کی وجہ سے مجبوراً کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جو لوگ مسجد میں سنتیں پڑھتے ہیں اُن کو یہیں ذکر کرکے جانا چاہیئے۔"

پھر فرمایا:-

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا جو ورد ہے یہ خاص وقتی طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ ویسے تو اس کی ایک مستقل حیثیت ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا:

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" (مشکوٰۃ کتاب الدعوات باب ثواب التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر۔ الجامع الصغیر)

کہ سب سے اعلیٰ ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں ہر قسم کے گناہوں کی کاٹ موجود ہے۔ غیر اللہ کی نفی ان معنوں میں ہے کہ ہر قسم کے گناہ کی جڑ کاٹی جاتی ہے۔ اگر غور کریں تو یہ خلاصہ ہے اسلام کا۔ اس پہلو سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ورد پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص زور دیا گیا کہ اس صدی (پندرھویں صدی ہجری۔ ناقل) میں توحید کا جہاد ہو، توحید کے ان معنوں کا جہاد کہ زندگی کے ہر شعبے پر توحید حاوی ہو جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے نعوذ باللہ من ذٰلک کہ دوسرے ذکر چھوڑ کر یہ ذکر کیا جائے۔ ہر احمدی کے دل سے

یہ غلط فہمی دُور ہونی چاہیئے

جو دوسرے ذکر ہیں، خاص طور پر وہ ذکر جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہو کہ آپؐ نماز کے بعد فرمایا کرتے تھے۔ اس ذکر کے اوپر بہرحال احمدی کو ہمیشہ قائم رہنا چاہیئے۔ وہ ایک مستقل نوعیت کی چیز ہے جو کسی وقتی مصلحت سے تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اس پر اضافہ ہو سکتا ہے اُن الفاظ کا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ہی ثابت ہوں۔ اور خلفاء بعض مصلحتوں کے پیش نظر خاص دعا کے رنگ میں یا تحریک کے رنگ میں چلائیں۔ لیکن ان میں کمی کوئی نہیں ہو سکتی۔ بس ذکر تو وہی چلیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ثابت ہوں۔ اس لئے اس حیثیت سے اس ذکر کو سمجھنا چاہیئے۔

چونکہ اونچی آواز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کا رواج اب جماعت میں ہو گیا ہے اس لئے مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں بعض دوسرے سننے والے یہ اثر نہ لیں کہ ہم نے نعوذ باللہ من ذٰلک مسنون ذکر کو چھوڑ دیا ہے۔ اور احمدی جو نئے سیکھنے والے ہیں ان میں یہ غلط فہمی نہ پیدا ہو جائے کہ یہی اصل ذکر ہے اور باقی ذکر بند ہیں۔ اس لئے میں خوب کھول کر بیان کر رہا ہوں کہ دماغ سے یہ کیڑا نکال دیا جائے اگر کسی دماغ میں ہے۔ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے اب نسبتاً ہلکی آواز کر دی ہے (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ورد کے وقت۔ ناقل) اور جو دوسرے اذکار ہیں اُن کی آواز نسبتاً بلند کر دی ہے۔ کیونکہ میرے خیال میں غلطیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے میں نے ایسا کیا ہے۔

دوسرے اذکار جو حدیثوں سے ثابت ہیں

اور جن کا ذکر مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہیں:-

"سُبْحَانَ اللّٰہِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ - رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ - اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"

(حضور نے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب سے فرمایا کہ ان اذکار کے متعلق الفضل میں مضمون آجائے) پھر فرمایا:-

"آئندہ درمیانی ہلکی آواز میں یہ ذکر ہو اور سارے ذکر برابر آواز میں ہوں۔ کیونکہ بعض دفعہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے جو دین کے مفاد کے لئے مُضر ہے کسی احمدی کے ذہن میں تو یہ وہم بھی نہیں آسکتا نعوذ باللہ من ذٰلک کہ کوئی خلیفہ ایسا ذکر جاری کرسکتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے خلاف ہو۔ اس لئے احمدی میرے ذہن میں نہیں ہیں۔ کچھ بیمار لوگ ہوتے ہیں یعنی احمدی تو کہلاتے ہیں لیکن روحانی طور پر بیمار ہوتے ہیں۔ وہ غلط فہمیاں پیدا کردیتے ہیں، منافقت پیدا کرتے ہیں اس قسم کی باتوں کی غلط تشریح کرکے ایک وہ میرے ذہن میں ہیں۔ دوسرے بعض سننے والے جو غیر آتے ہیں وہ ایک تأثر لے جاتے ہیں۔ مثلاً انگلستان میں مجھ سے ایک آدمی نے ذکر کیا کہ بعض لوگ ربوہ آئے اور انہوں نے یہ تأثر لیا کہ ہم نے واقعۃً کلمہ آدھا کردیا ہے یعنی مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ چھوڑ کر آدھا کلمہ کردیا ہے۔ گویا ہم نے تسلیم کرلیا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں اب یہ کتنی

خطرناک غلط فہمی ہے

میں نے ان کو بتایا کہ آپ کو یہ بات سُن کر خوشی ہوگی کہ میں سفر پر چلنے سے پہلے آرڈر دے کر آیا تھا کہ جہاں بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بطور ذکر ہو وہاں پوری حدیث لکھی جائے۔ رسول اللہؐ تو کلمہ آدھا نہیں ناکرسکتے۔ اس لئے آنحضورؐ کے حوالے سے بات ہو تو کسی غلط فہمی کا سوال نہیں۔ پھر کوئی اعتراض کرے گا تو بڑی گستاخی کرے گا اس لئے تمام بینرز پر لکھا جائے اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور نیچے حدیث کا حوالہ دیا جائے۔

دیکھو بطور ذکر کے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ نہیں آتا، نہ آسکتا ہے۔ ذکر کا معنی ہی خدا کا ذکر ہے۔ جو درود ہے وہ بالکل اور فلسفہ ہے۔ لیکن ذکر الٰہی میں صرف ذکر الٰہی ہوتا ہے۔ اس لئے بینرز میں پوری حدیث آئے اور جب ذکر کیا جائے تو اس حدیث کی روشنی میں حضور اکرمؐ کے حکم کے تابع کیا جائے۔ اس لئے کہ اس صدی کا خاص طور پر توحید سے تعلق ہے اس لئے یہ ذکر بہرحال جاری رہے گا' لیکن باقی اذکار کے ساتھ اسی آواز میں تاکہ کوئی ایسا امتیاز نہ پیدا ہو جس سے کسی کو ٹھوکر لگ سکے ہمیں کیا ضرورت ہے لوگوں کو ٹھوکریں لگانے کی"۔

ایک دوست نے بتایا کہ یہاں پاکستان میں بھی یہ اعتراض ہوا ہے کہ احمدیوں نے کلمہ آدھا کردیا ہے اس پر حضور نے فرمایا:-

"میں یہی بتا رہا ہوں کہ مجھے انگلستان میں کسی نے بتایا تو میں نے کہا کہ یہ تو میں پہلے ہی کہہ آیا ہوں' کیونکہ مجھے یہ خطرہ تھا۔ میں جب مجالس مذاکرہ میں جاتا تھا تو بعض جگہ ہمارے 'انصار اللہ' والے بھی صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھ کر لگا دیتے تھے۔ میں نے ان کو ڈانٹا۔ میں نے کہا تم بڑی خطرناک غلطی کرتے ہو 'آبیل مجھے مار' کا محاورہ تو عام ہے دنیا کے معاملات میں دین کے معاملے میں تو

بہت زیادہ محتاط

ہونا چاہیئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جب خالی لکھو گے تو لازماً یہ غلط فہمی پیدا ہوگی کہ انہوں نے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کا ذکر چھوڑ دیا ہے نعوذ باللہ من ذٰلک۔ لیکن جب پوری حدیث لکھو گے (اور پوری کونسی صرف دو لفظ زائد کرنے ہیں افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ اور ساتھ حوالہ دے دیں) تو کسی کی مجال نہیں کہ اعتراض کرسکے۔ اس کی توجہ اس طرف منعطف ہوجائے گی کہ ان کی کیا مراد ہے۔ یہ تاکید میں نے کی تھی چنانچہ کئی جگہ بورڈ اتروا کر یہ کر دیا گیا ہے۔ اب اگر کسی اجتماع میں کسی نے بورڈ لگانا ہے تو لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ حدیث کا حوالہ دے ورنہ پورا کلمہ ہو ــ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"۔

(۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۴ ر اخاء ۱۳۶۱ ہجری شمسی (۲۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ایک گھنٹہ احباب جماعت میں تشریف فرما رہے۔ اپنی گفتگو کے دوران حضور نے احباب جماعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اہل بیت پر بکثرت درود بھیجنے کی تحریک فرمائی۔

حضور نے فرمایا:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کی تلقین۔

"آج کل محرم کے دن ہیں اس سلسلے میں ایک بڑی ضروری بات میں جماعت کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ ہر عاشق کو روحانی تعلق ہونا چاہیئے۔ یہ جو اختلافی مسائل ہیں یہ بالکل اور بات ہے۔ لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے اہل بیت سے عشق یہ بالکل اور معاملہ ہے۔ یہ ایک لافانی مسئلہ ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی اس لئے جماعت احمدیہ اس طرف خاص توجہ کرے اور ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر بکثرت درود بھیجے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ جسمانی اولاد آپؐ کی روحانی اولاد بھی تھی، صرف جسمانی اولاد نہیں تھی۔ اس لئے بہت تعلق قرب کا منظر نظر آتا ہے۔ حضرت امام حسنؓ نے کیا۔ حضرت امام حسینؓ نے کیا اور باقی جو بعد میں آئے جو آپ کی نسل سے بعد میں پیدا ہوئے بہت بڑے بزرگ تھے اور عظیم الشان روحانی مصالح کو سمجھنے والے، صاحب کشف و الہام تھے۔

اس لئے شیعہ نہ ہونا بالکل اور بات ہے اور حقیقتِ حال کو سمجھتے ہوئے ان شیعوں سے بھی زیادہ

اہل بیت سے روحانی تعلق

رکھنا بالکل اور مسئلہ ہے۔ جو جھگڑے ہوئے مسائل ہیں ان میں ہم ان کے ساتھ نہیں ہیں لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق اور آپؐ کے اہل بیت کے عشق میں ہم ان سے آگے ہیں، پیچھے نہیں ہیں۔ یہ بات جماعت کو نہیں بھلانی چاہیئے۔ یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر جگہ لکھی ہے فرماتے ہیں:-

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

کتنا عظیم الشان محبت کا اظہار ہے۔ اور جو صحیح معنوں میں آلِ محمدؐ ہیں' ان میں اہل بیت بھی ہیں اور غیر اہل بیت بھی ہیں۔ اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ ایسے اہل بیت بھی ہیں جن کا خاندانی لحاظ سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا' کوئی رشتہ نہیں تھا' لیکن

روحانی اہل بیت

تھے۔ ان کو چھوڑ کر اہل بیت سے محبت نہیں کرنی بلکہ ان کو شامل کرکے اہل بیت سے محبت کرنی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' خود حضرت علی رضی اللہ عنہ آپؐ کی صلبی اولاد میں سے تو نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں۔ لیکن روحانی طور پر اہل بیت ہیں اور بہت اعلیٰ مقام کے اہل بیت۔ اسی طرح حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مخاطب کرکے فرمایا

سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۶)

کہ سلمان ہمارا ہے' اہل بیت میں سے ہے حالانکہ ان کی نسل ہی مختلف تھی وہ عجمی تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عربی تھے اور عمر کے لحاظ سے بھی وہ غالباً حضورؐ کی اولاد نہیں ہوسکتے۔ جب یہ حدیث بیان ہوئی ہے یا حضورؐ کا یہ ارشاد ہوا ہے اس وقت ان کی کافی بڑی عمر تھی۔ بہرحال ظاہری طور پر یا جسمانی طور پر یا قومی طور پر کوئی سوال نہیں ہے آپؓ کے حضورؐ کی جسمانی اولاد ہونے کا۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ خطاب عطا فرمایا ہے اور اگر آپؐ کسی کو کوئی خطاب دے دیں تو دنیا میں کوئی اسے چھین ہی نہیں سکتا۔ پس اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ غیر قوموں میں سے بھی جو حضورؐ سے محبت رکھیں گے تجھ سے عشق کریں گے وہ میرے اہل بیت بن جائیں گے۔ ان معنوں میں آل کا لفظ اور اہل بیت کا لفظ بہت وسیع ہوجاتا ہے۔

اس نسبت کو بھی ملحوظ رکھ کر کثرت سے درود پڑھنے چاہئیں اور حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیگر صحابہؓ کو بھی اس درود میں شامل کرنا چاہیئے بطور روحانی اہل بیت کے"۔

اخبارِ قادیان: ٭ - محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید مورخہ ۲/۱۱/۸۲ کو آندھرا - تامل ناڈو اور کیرالہ کے مالی دورہ کیلئے قادیان سے روانہ ہوئے ٭ - محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نائب شہر صدر لوکل عمومی قادیان مورخہ ۱۱/۸۲ کو جماعتی کام حیدرآباد تشریف لے گئے ہیں ٭ - محترم محمد سعید احمد صاحب مانٹریال کینیڈا مع اہلیہ صاحبہ مورخہ ۱/۱۱/۸۲ کو اور محترم فضل احمد صاحب آف پاکستان بیٹی اور بیکہ مورخہ ۱/۱۱/۸۲ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے تشریف لائے۔ محترم شفیع احمد صاحب مورخہ ۱۲/۱۱/۸۲ کو ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۹۸۲ء کیلئے

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

(کے)

دو ۲ روح پرور پیغام

(۱)

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان

میری عزیز بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کے سالانہ اجتماع کو بابرکت فرمائے اور اس کی اغراض کو پورا کرے آمین اللّٰھُمَّ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض آپ کا الہام یُحیی الدین و یُقیم الشریعۃ بیان فرمائی تھی یعنی آپ دین اسلام کو پھر سے زندہ کریں گے اور اسلام کا مکمل غلبہ آپ کے ذریعہ سے ہوگا اور شریعت اسلامیہ کا قیام بھی آپ کے ذریعہ سے ہوگا چنانچہ اسلام کی سربلندی کے لئے جو کچھ آپ نے کیا وہ ایک کھلی حقیقت ہے یہ مقصد آپ کے خلفاء اور آپ کی جماعت کا ہے آپ کے بعد آنے والے خلفاء اپنی ساری طاقتیں اسی مقصد کے لئے خرچ کرتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے تمکنتِ دین عطا فرما رہا ہے۔ سپین کی مسجد کی بنیاد اور افتتاح تمکنتِ دین کی بیّن دلیل ہے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اور جماعت کے مفید رکن بننے کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہمارے سامنے ہر وقت یہ مقصد رہے کہ غلبۂ اسلام کی مہم میں ہمارا بھی حصہ ہو ان بشارتوں سے ہمیں بھی حصہ ملے جو حضرت مہدی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دی تھیں اس کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ہمارا خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق ہو جس میں کوئی رخنہ حائل نہ ہو سکے بغیر مضبوط تعلق کے ہم ترقی نہیں کر سکتے احمدیت کی ترقی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ مضمون ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہیئے اور بچوں کے ذہن نشین کرواتے رہنا چاہیئے۔

پھر دین کے غلبہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود دین پر عمل کریں اس طرح کہ قرآن مجید پر عمل کرنے والے ہوں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ خود قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں۔ مطالب پر غور کریں تدبر کریں۔ ہمیں علم ہو کہ قرآن میں کن کن باتوں کے کرنے سے روکا گیا ہے۔ جب تک علم نہ ہو عمل ممکن نہیں اور عمل کے بغیر نہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتی ہیں اور نہ اپنا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہیں اس کے لئے قرآن پڑھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔ ہمارے قول اور عمل میں کوئی تضاد نہ ہو کوئی بدعت ہمارے صاف ستھرے معاشرہ میں جنم نہ لے ہماری زندگیاں قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق گزریں ہم اس عہد بیعت کو پورا کرنے والیاں ہوں جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر باندھا ہے کہ جو آپ نیک کام بتائیں گے اس پر عمل کریں گے۔

میری بہنو اور بچیو! غلبۂ اسلام کا سورج چڑھ چکا ہے اور وہ دن دور نہیں جب وہ نصف النہار پر پہنچ جائے گا۔ مگر بڑے بدقسمت ہوں گے ہم اگر ہماری کوششوں اور قربانیوں کا لہو اس میں شامل نہ ہو۔

بہت ضرورت ہے اپنی نئی نسل کو دینی تعلیم سے روشناس کروانے اور ان میں دین کی محبت پیدا کرنے کی۔ دین کے لئے قربانیاں دینے کا شوق پیدا کرنے کی ہماری بچیاں بڑی ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کر سکیں اور نسل کے بعد نسل قربانیاں دیتی چلی جائے جب تک کہ اسلام ساری دنیا میں غالب نہ آجائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کریں کہ اطاعت ہی اسلام کے احکام کی جان ہے اور اطاعت سے ذرا بھی انحراف کرنے والا صحیح راستہ سے بھٹک سکتا ہے اس کا سبق جو محور ہے اسلام کی تعلیم کا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ میں دیا گیا ہے یہی آیت نظام کی پابندی کا سبق دیتی ہے جو نظام جماعت میں قائم ہے خواہ انصار اللہ کا یا لجنہ اماء اللہ کا یا ناصرات کا یا خدام الاحمدیہ کا یا اطفال الاحمدیہ جماعت کے ہی حصے ہیں اور ہر تنظیم کے لئے اپنے اپنے عہدیداروں کی مکمل اطاعت لازمی ہے کیونکہ وہ خلیفہ وقت کی منظوری سے مقرر کئے جاتے ہیں اور ان کی اطاعت کرنا خلیفۂ وقت کی اطاعت کرنا ہے۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی پوری توفیق عطا فرمائے۔

بہت دعائیں کریں غلبۂ اسلام کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اپنے مقاصد میں کامیابی کی اور ساری جماعت کے لئے کہ ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکیں۔ اور ہمارا رب ہم سے راضی ہو آمین اللّٰھُمَّ آمین

خاکسار:

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

(۲)

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان

میری پیاری بچیو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ تمہارے اجتماع میں شامل ہو رہی ہوں۔ تم احمدی بچیاں ہو اور ناصرات الاحمدیہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ خدا کرے اپنے نمونہ اپنے کردار اپنے عمل سے اپنے آپ کو ناصرات ثابت کر سکو۔

بچپن کی عمر ہی سیکھنے اور تربیت اور تعلیم حاصل کرنے کی ہوتی ہے جو عادت بچپن میں پڑ جائے وہ راسخ ہو جاتی ہے۔ عمل کا زمانہ ناصرات سے نکلنے کے بعد آئے گا ابھی تو تم نے سیکھنا ہے، علم حاصل کرنا ہے اس لئے سب سے پہلی نصیحت تو یہ کرتی ہوں کہ اپنی تعلیم کی طرف پوری توجہ دو کہ یہ وقت پھر لوٹ کر نہیں آتا۔ محنت کی عادت ڈالو۔ تعلیم سے مراد تمہاری سکول کی تعلیم بھی ہے اور دینی تعلیم بھی اس عمر میں جلدی یاد ہوتا ہے۔ حافظہ اچھا ہوتا ہے۔ کوئی بچی بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جسے قرآن ناظرہ نماز باترجمہ نہ آتی ہو اور اپنے بنیادی عقائد کا علم نہ ہو اپنی مذہبی کتب جتنی بھی بچوں کے لئے شائع کی گئی ہیں سب پڑھنی چاہئیں۔

پھر سچائی کی عادت سب سے اہمیت رکھتی ہے جس پر آئندہ زندگی کی عظمت کا انحصار ہو تمہیں سچائی کی اتنی پختہ عادت ہو کہ کبھی بھی تمہارے قدم نہ ڈگمگائیں۔ جھوٹ سے نفرت ہو بدعہدی سے نفرت ہو کبھی کسی کو دکھ نہ دو نہ اپنے ہاتھ سے نہ زبان سے۔ تم سب کو سکھ پہنچے۔ تمہاری دوستوں کو بھی، والدین کو بھی، بہن بھائیوں کو بھی۔ ہر وقت مسکراتی رہو۔ ہر ایک سے مسکرا کر ملو۔

ان امور کی طرف توجہ کرو گی تو انشاء اللہ حقیقی طور پر ناصرات الاحمدیہ ثابت ہو گی خدا کرے۔ اور بچپن سے ہی اپنی اچھی قسمت رہیئے اعلیٰ اخلاق اور دین سیکھنے اور سکھانے اور وقت آنے پر قربانیاں دینے اور ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے دعا کیا کرو۔ بڑی خوش قسمت ہے وہ بچی جسے بچپن سے دعا کی عادت ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

○

حضرت قادیان میں لجنہ اماء اللہ کے پانچویں ۵ اور ناصرات الاحمدیہ کے پندرھویں ۱۵

سالانہ اجتماع کا بابرکت اور کامیاب انعقاد!

رپورٹ مرتبہ: مکرمہ ثریا بانو صاحبہ سیکرٹری لجنہ و مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ نیاز سیکرٹری ناصرات قادیان

یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ اُس نے ہمیں مورخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ اخاء (اکتوبر) کو اپنا سہ روزہ کامیاب سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق بخشی الحمد للہ۔

قبل از اجتماع علمی و ورزشی مقابلہ جات

مورخہ ۱۰/۲/۸۲ کو لجنہ کا اور مورخہ ۱۳/۱۰/۸۲ کو ناصرات کا دینی امتحان کا ایک ایک پرچہ لیا گیا جس میں علی الترتیب ۶۷ اور ۹۰ ممبرات نے حصہ لیا ناصرات کے معیار اوّل و دوم کا تحریری اور معیار سوم کا زبانی امتحان لیا گیا۔ اسی طرح اجتماع سے چار دن قبل لجنہ و ناصرات کے مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات کرائے گئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں لجنہ کی بوری ریس۔ تین ٹانگ کی دوڑ اور تھرو بال ریس ہوئی۔ ناصرات کے ڈرائینگ، غبارہ ریس۔ لنگڑی دوڑ۔ رسی کودنا جھنڈی ریس اور آبسٹیکل ریس کے مقابلے کرائے گئے

نماز تہجد فجر اور درس کا التزام

حسب پروگرام تینوں دن ممبرات نے نماز تہجد اپنے گھروں میں اور نماز فجر دالان حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور بیت الفکر میں ادا کی۔ ان تینوں دنوں میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے ایک دن اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے دو دن درس دیا۔

مقام اجتماع

مکرم جنرل سیکرٹری صاحب لوکل انجمن احمدیہ کے مخلصانہ تعاون سے نصرت گرلز ہائی سکول کے صحن میں قناتیں اور شامیانے لگا کر دیدہ زیب اجتماع گاہ تیار کی گئی۔ اور اسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و اشعار کے قطعات۔ رنگین جھنڈیوں اور ناصرات کی تیار کردہ لا الٰہ الا اللہ کی خوبصورت جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ سامعات کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں اور دریوں کا انتظام تھا اور روشنی کے لئے برقی قمقمے اور ٹیوب لائیٹیں لگادی گئی تھیں۔ مکرم محمد یعقوب صاحب اور مکرم سید محسن علی صاحب نے روشنی اور لاؤڈ اسپیکر کے کام کو احسن رنگ میں ادا کیا فجزاھما اللہ تعالیٰ

پہلا دن ــــ افتتاحی اجلاس

مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت اس اجلاس کی کاروائی ٹھیک سوا نو بجے شروع ہوئی۔ عزیزہ امۃ الرحمٰن کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ قادیان نے عہد دُہرایا اور عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کا ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا (پیغام کا متن آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔) پیغام سنائے جانے کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے اجتماعی دُعا کرائی اور پھر آپ نے لجنہ اماء اللہ قادیان کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اس تقریر کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے لجنہ اماء اللہ قادیان کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا۔ اجتماع کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سالانہ اجتماع قومی اور تنظیمی لحاظ سے ترقی اور کامیابی کی رفتار کو ماپنے کا ایک پیمانہ ہوتا ہے آپ نے ممبرات لجنہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اپنے اندر کامل اطاعت کا جذبہ پیدا کرتے ہوئے خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنا چاہیئے۔ خود دین کا علم سیکھیں اور بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ مستقبل قریب میں جب اُن پر ذمہ داری پڑے تو وہ اس کو اُٹھانے کے لئے تیار ہوں

مقابلہ حسن قرأت و حفظِ قرآن

افتتاحی خطاب کے بعد محترمہ شمیلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات کی زیر صدارت حُسنِ قرأت اور حفظِ قرآن کے مقابلہ جات ہوئے جن کا آغاز عزیزہ رفعت سلطانہ کی تلاوت قرآن مجید اور پانچ ممبرات کی ترانہ خوانی سے ہوا۔ ہر دو مقابلہ جات میں علی الترتیب ۱۲ اور گیارہ ممبرات نے حصّہ لیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ممبرات لجنہ و ناصرات نے اجتماع گاہ میں ہی دو بجے نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی

مقابلہ تقاریر

ٹھیک ۲½ بجے بعد دوپہر زیر صدارت مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ قادیان محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ امۃ الحیّ کی نظم خوانی کے بعد تقاریر معیار اوّل اور فی البدیہہ تقاریر کے مقابلے ہوئے جن میں علی الترتیب آٹھ اور سات ممبرات شریک ہوئیں۔

تربیتی خطاب

مقابلہ تقاریر کے بعد لجنہ کی درخواست پر نظارت تعلیم کے زیر انتظام محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے "خواتین کی تربیت اور ان کی ذمّہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے تربیت کے مختلف پہلوؤں خصوصاً پردہ پوشی حاجت مندوں کی حاجت روائی۔ بیماروں کی تیمارداری پاک دامنی وغیرہ اخلاق حسنہ کی طرف توجہ دلائی آپ کی تقریر کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تمام ممبرات نے اپنے اپنے گھروں میں کھانے سے فراغت کے بعد ٹھیک سات بجے اجتماع گاہ میں نمازِ مغرب و عشاء باجماعت ادا کی۔

مقابلہ بیت بازی

ٹھیک ۷½ بجے زیر صدارت محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی تیسرے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی عزیزہ امۃ الوحید ثریا کی تلاوت قرآن کریم اور امۃ القیوم پرویزہ کی نظم خوانی کے بعد بیت بازی کا مقابلہ شروع ہوا جس میں دو ٹیموں نے حصّہ لیا۔ اور دونوں ہی برابر قرار دی گئیں مقابلہ میں تمام اشعار کلام محمودؓ۔ "دُرِّ ثمین" اور "دُرِّ عدن" سے ہی پڑھے گئے۔

دوسرا دن ــــ پہلا اجلاس

دوسرے دن ۹½ بجے زیر صدارت محترمہ اُستانی خورشید بیگم صاحبہ اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ مبشرہ فضل کی نظم خوانی کے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے

"سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا"

کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے کئی چشم دید واقعات بیان کئے۔

مقابلہ تقاریر معیار دوم

عزیزہ وحیدہ سلطانہ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ رشیدہ رحمٰن کی نظم خوانی کے بعد معیار دوم کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں ۱۰ ممبرات نے حصّہ لیا۔

اجتماع ناصرات الاحمدیہ

اس مقابلہ کے معاً بعد ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام شروع ہوا۔ ناصرات کے تینوں گروپوں کی بچیاں سفید لباس میں بیٹیاں اور بیجز لگا کر قطاروں میں بیٹھی ہوئی تھیں ہر گروپ کا علیحدہ علیحدہ جھنڈا تھا ٹھیک ۱۱½ بجے زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ عزیزہ وحیدہ بشریٰ نے تلاوت قرآن کریم کی بعدہٗ ناصرات الاحمدیہ کا عہد نامہ دُہرایا گیا۔ اجتماعی دُعا کے بعد عزیزہ سعیدہ پروین نے نظم پڑھی ازاں بعد صدر صاحبہ نے پیغام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ پڑھ کر سنایا۔ (پیغام کا متن اسی اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیے) بعدہٗ محترمہ شمیلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی

مقابلہ حسنِ قرأت ناصرات معیار اوّل

اس اجلاس میں ناصرات معیار اوّل کا حُسن قرأت کا مقابلہ ہوا جس میں پندرہ ممبرات نے حصّہ لیا۔ بعدہٗ ناصرات الاحمدیہ معیار سوم الف کی ۱۲ ممبرات نے لا الٰہ الا اللہ کی جھنڈیاں ہاتھ میں لے کر ترانہ پڑھا جس کے ساتھ ہی پہلے اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تمام ممبرات کھانے سے فراغت کے بعد

(باقی ۱۲ پر دیکھئے)

جلسہ سالانہ ازدیادِ ایمان کا مؤثر ذریعہ

از مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ

ہمارا جلسہ سالانہ جو ہزاروں برکات اپنے دامن میں رکھتا ہے قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ اس جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"۔

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

گویا اس جلسہ کی ایک غرض ترقی ایمان ہے۔ ایمان کے کئی مراتب ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت احمدیہ کو ایمان کی دولت نصیب ہے اور انہوں نے ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سن کر بیعت کی جس کے نتیجہ میں ان کا ایمان ترقی بھی کر رہا ہے۔ لیکن ایمان کی حفاظت اس کی دائمی بقا اور ترقی کے لئے ابھی مجاہدات کی ضرورت ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ جماعت کے ایمان کو کس قدر مضبوط اور محکم دیکھنا چاہتے تھے اس کا اندازہ آپؓ کے اس ارشاد سے واضح ہے فرماتے ہیں:-

"تمہارا ایمان تو ایسا ہونا چاہئیے کہ اگر دس کروڑ بادشاہ بھی آکر کہیں کہ ہم تمہارے لئے اپنی بادشاہتیں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں تم صرف ایک بات مان لو جو اسلام کے خلاف ہے تو تم ان دس کروڑ بادشاہوں سے کہہ دو کہ لعنت ہے تمہاری اس حرکت پر میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات کے مقابلہ میں تمہاری، اور تمہارے باپ دادا کی بادشاہتوں کو جوتی پر بھی نہیں مارتا"۔

(الفضل ۱۳ جون ۱۹۴۲ء)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس ایمان کے حصول کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایمان ہی کی قوت سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں اور خوارق ظہور میں آتے ہیں اور انہونی باتیں ہو جاتی ہیں۔ سو تم ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بیہودہ دھکوں کو جلاد و کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی .... ایمان کا ایک ذرہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے — ایمان دنیا کے عذابوں اور لعنتوں سے بھی چھڑا دیتا ہے اور دوزخ کے گڑھوں کی طرح دانا اعمال سے ہم ایمان ہی کی برکت سے نجات پاتے ہیں ... دنیا میں ہر ایک سوزش، فرقت اور جلن میں گرفتار ہے مگر مومن"۔

(مرزا غلام احمد قادیانیؑ صفحہ ۲۸۲)

ایمان کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو تو انسان مشکلاتِ دنیا سے نجات پا سکتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۲)

نیز فرمایا:-

"کامل الایمان اکسیر ہے اس کے ساتھ زمان رکھا جاتا ہے" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۹)

اور اور جگہ لکھتے ہیں:-

"جو شخص کامل الایمان ہے وہ نافع الناس وجود ہے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۶۱)

غرض ایمان ایک بیش بہا دولت ہے جس کے ساتھ بہت سی برکات وابستہ ہیں اور یہ ایمان انبیاء، خلفاء اور اولیاء کی صحبت سے نصیب ہوتا ہے چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"درحقیقت اس کے فضل و کرم سے ہماری مجلس خدا نما مجلس ہے جو شخص اس مجلس میں صحتِ نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر وہ دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے گا اور ایک عیسائی جس کو خدا تعالیٰ کا خوف ہو اور جو سچے خدا کی تلاش اور بھوک اور پیاس رکھتا ہو اس کو لازم ہے کہ بیہودہ قصے اور کہانیاں ہاتھ سے پھینک دے اور چشم دید معجزوں کا طالب بن کر ایک مدت تک میری صحبت میں رہے پھر دیکھے کہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک ہے کس طرح اپنے آسمانی نشان اس پر ظاہر کرتا ہے"۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۵۵)

اسی نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی کتاب فتح اسلام میں فرمایا:-

"کون اس جماعت کثیر کا دوسری جگہ وجود دکھلا سکتا ہے جو تعداد میں دس ہزار سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے اور کمال اعتقاد اور انکسار اور جانفشانی اور پوری محویت سے سچائی کے حاصل کرنے اور راستی کے سیکھنے کے لئے آستانہ بزرگی پر دن رات پڑی رہتی تھی بے شک حضرت موسیٰؑ کو بھی ایک جماعت ملی تھی مگر وہ کیسی اور کس قدر سرکش اور متمرد اور روحانی صحبت اور صدق قدم سے دور اور مہجور رہنے والی تھی۔ اس بات کو بائیبل کے پڑھنے والے اور یہودیوں کی تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے اپنے رسول مقبولؐ کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رُو سے سچ مچ عضوِ واحد کی طرح ہو گئی تھی اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوارِ نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویریں تھے۔ سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے خشک بُت پرستی کرنے والے کامل خدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہر دم دنیا میں غرق رہنے والے محبوبِ حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہا دیا۔ یہ دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا۔ سو اسی بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق ان کو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے۔ تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے اور حقارت اور ذلت کا سیاہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھو دیا جائے"۔

(فتح اسلام صفحہ ۳۰ تا ۳۴)

حضورؑ نے طالبانِ حق کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصنِ حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا"۔

(فتح اسلام صفحہ ۴۱)

اے مہدی کی پیاری جماعت آپ کو صد مبارک ہو کہ ایک برگزیدہ جماعت کے آپ ممبر ہیں ان گھڑیوں کو قیمتی جانیئے ان لمحوں پر قربان ہو جائیے جو آپ کو مرکز احمدیت میں نصیب ہوں۔ ہمارا جلسہ سالانہ کئی رنگ میں ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا ہے یقیناً یہ جلسہ تشنگانِ ایمان کے لئے آبِ حیات ہے ایمان سے قیمتی کوئی متاع نہیں اور ایمان کے بغیر کوئی برکت نہیں اور آپ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مقبولوں اور محبوبوں سے ملنا ہے جن کے ایمان کی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں بیان فرمائی:

"اس وفادار قوم نے تلواروں کے نیچے بھی اپنی وفاداری اور صدق کو نہیں چھوڑا بلکہ اپنے بزرگ اور پاک نبیؐ کی رفاقت میں وہ صدق دکھلایا کہ کبھی انسان میں وہ صدق نہیں آسکتا جب تک ایمان سے اس کا دل اور سینہ منور نہ ہو"۔

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱)

اے ایمان اور یقین کے طالبو! ہمارا جلسہ سالانہ ازدیادِ ایمان کا ایک نہایت مؤثر اور اعلیٰ ذریعہ ہے۔

یہی وہ جلسہ ہے جس میں ایمان کو ترقی دینے کے لئے حقائق و معارف بیان کئے جاتے ہیں جس میں دلوں کو گرما دینے والے اور آتشِ عشق کو افروختہ کرنے والے ہمارے آقا کے ارشادات ہمارے کانوں میں پڑتے ہیں۔ یہ مبارک اجتماع دعاؤں اور گریہ وزاری کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے یہ بابرکت ایام یادِ الٰہی کے قیمتی ایام ہیں۔ یہ گھڑیاں قربِ الٰہی کی خاص گھڑیاں ہیں۔ یہ الٰہی جلسہ ایسے مقدس مقام پر ہوتا ہے جو بہت سی برکات کا جامع ہے۔ اس اجتماع میں دنیا کے کونے کونے سے عاشقانِ احمدیت شمولیت اختیار کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپکے دلوں میں حیرت انگیز ایمانی حرارت پیدا کرے۔ جو آپ کو ایک مقناطیسی کشش کی طرح مرکزِ سلسلہ میں کھینچ لائے آخر میں اپنے آقا کا پیغام پڑھیے:- "جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ ہا وا منتر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو"۔ (فتح اسلام صفحہ ۶۲)

یادِ رفتگان

الحاج سید محی الدین صاحب مرحوم کی چند باتیں چند یادیں

مرتبہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی (مہاراشٹر)

زندگی کے ساتھ موت کا رشتہ اتنا گہرا ہے کہ اس سے انکار ممکن نہیں۔ قرآن کے الفاظ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اور کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ اسی حقیقت کی طرف ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔ ہم روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ بہت سی روحیں اپنے قفسِ عنصری سے آزاد ہو جاتی ہیں اور ان کی صرف یادیں باقی رہ جاتی ہیں بقول شاعر جب انسان پیدا ہوتا ہے تو وہ (آکسیجن پھیپھڑوں میں جانے کی وجہ سے تکلیف محسوس کر کے) رو رہا ہوتا ہے اور دنیا والے لڑکے کی پیدائش پر خوش ہو رہے ہوتے ہیں شاعر اس لڑکے یعنی انسان کو مخاطب کرتے کہتا ہے کہ تو زندگی میں اتنے اچھے کام کر کہ جب تو اس دنیا سے جائے تو جہان رو رہا ہو اور تو خوش و خرم اپنے مولیٰ کے دربار میں حاضر ہو رہا ہو۔ شاعر کے اس تصور کو حقیقت کا جامہ پہنانے والے بہت ہی خوش نصیب ہوتے ہیں۔ ان میں محترم سید محی الدین صاحب مرحوم ایڈووکیٹ رانچی تھے۔ رانچی کی سرزمین گواہ ہے اور وہاں کے اپنے و بیگانے شاہد ہیں کہ وصیت کے اس فدائی نے اپنے پیچھے وہ حسین یادیں چھوڑیں کہ آج ان کو یاد کر کے مرحوم کے لئے ان گنت دعائیں نکلتی ہیں آپ کی قانونی خدمات سے فائدہ اٹھانے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں مظلوم رانچی اور ہندوستان کے کونے کونے میں موجود ہیں۔ آپ ایک نڈر انسان تھے "خوفِ خدا" کے سوا کبھی کسی خوف نے آپ کو ... نہیں کیا۔ راقم الحروف جب بہار میں بطور مبلغ سلسلہ کی خدمت بجا لا رہا تھا اس دوران آپ کو بہت قریب سے دیکھنے اور آپ کی باتیں سننے کا موقعہ ملا آپ نے خاکسار کو اپنی زندگی کے جو واقعات و حالات سنائے ان سے آپ کی پاک باطنی کا اندازہ ہوتا ہے

①

موصوف نے بتایا کہ میں حضرت مصلح موعود کی کتاب "تحفۃ الملوک" پڑھ کر احمدی ہوا تھا اس کتاب نے مجھے اس قدر متاثر کیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہو گیا ... احمدیت میں مزید ترقی کا باعث ایک اور واقعہ ہوا اور وہ یہ غالباً سنہ ۵۰ یا سنہ ۵۱ء میں ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مصلح موعودؓ مجھے ایک فائل دیتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ محی الدین یہ اب تمہارے سپرد ہے۔ مرحوم نے بتایا کہ اس وقت میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب قادیان کے چند بزرگان میرے پاس بغیر کسی اطلاع کے پہنچ گئے اور کہنے لگے کہ قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادیں ہیں جو حکومت اپنی تحویل میں لینا چاہتی ہے اس کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مقدمہ دائر کیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے سامنے جب اس مقدمہ کے لئے وکلاء کی فہرست پیش کی گئی تو حضورؓ نے آپ کو وکیل رکھنے کی ہدایت کی ہے لہٰذا یہ کُل کاغذات فائل کی صورت میں پیش ہیں ـــ مرحوم نے بتایا غالباً یہ مقدمہ جالندھر میں تھا اور مقدمہ کی سماعت میں چند دن باقی تھے میں مسل کو پوری طرح پڑھ بھی نہ سکا تھا لیکن میں نے حسب عادت سفر میں چلتے وقت اپنی لائبریری سے A.I.R کی ایک کتاب غیر ارادی طور پر وقت گزاری کے لئے رکھ لی اور سارے سفر میں مقدمہ کے لئے دعاؤں میں مصروف رہا۔ اس مقدمہ کے سلسلہ میں حضورؓ کی طرف سے ڈالی گئی ذمہ داری نے مجھے سخت متفکر کر رکھا تھا جو کتاب A.I.R کی ساتھ لی تھی اس کا ایک صفحہ سارے سفر میں پڑھ سکا تھا۔

جالندھر میں مقدمہ (غالباً) ہائیکورٹ کے سامنے پیش ہوا اٹارنی جنرل نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا آپ کوئی ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ کوئی مذہبی راہنما اپنا ملک چھوڑ کر کسی ملک میں چلا گیا ہو اور اس کے معتقدین کو کسی ہائیکورٹ یا سپریم کورٹ نے اس کی جائیداد واپس کر دی ہو۔ مرحوم نے فرمایا ہاں میں ابھی اور اسی وقت مثال پیش کر سکتا ہوں اور آپ نے اپنے "سفر" کے دوران جو ایک صفحہ A.I.R کا پڑھا تھا اس میں ایک مثال درج تھی کہ ورداس کا کوئی مذہبی راہنما جاپان منتقل ہو گیا تھا ہائیکورٹ یا سپریم کورٹ نے اس کے پیروؤں کو ان کی جائیداد واپس کر دی تھی مرحوم نے بتایا کہ اسی ایک نکتہ پر مقدمہ ہمارے حق میں ہو گیا اس مقدمہ میں غیر معمولی تائیدِ الٰہی اور اس کی پہلے سے بذریعہ خواب اطلاع میرے لئے مزید پختگی ایمان کا باعث بنی۔

②

مرحوم میں تبلیغِ احمدیت کا بے پناہ جذبہ تھا اور اسی جذبہ کے تحت آپ مبلغین کرام کا خاص طور پر عزت و احترام کرتے ایک دفعہ کہنے لگے آپ اتنی چھوٹی عمر میں مبلغ بن کر میدانِ تبلیغ میں آ گئے ہیں آپ کو دیکھ کر مجھے بھی یہ شوق پیدا ہوا ہے کہ میرا ایک بیٹا مبلغ بن کر دین کی خدمت کرے چنانچہ میں سوچ رہا ہوں کہ اپنے بیٹے سید فرقان احمد کو قادیان بھجوا کر دینی تعلیم دلواؤں تا کہ وہ تبلیغ کا اہم فریضہ ادا کر سکے۔

③

۷ ستمبر ۷۴ء کو جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت کو غیر مسلم قرار دئے جانے کا رسوائے زمانہ فیصلہ کیا اس کے چند دن بعد خاکسار کو رانچی جانے کا موقعہ ملا مرحوم کی طبیعت بوجہ عارضہ قلب علیل تھی اور مرحوم فریش تھے جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمانے لگے میں نے پاکستانی فیصلہ کی تفصیلات منگوائی ہیں۔ ان تفصیلات کے آنے کے بعد میں نے ارادہ کیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے میں کسی بین الاقوامی عدالت میں حکومتِ پاکستان کے اس فیصلے کے خلاف کیس دائر کروں گا اور اس مقدمہ کے تمام اخراجات میں خود برداشت کروں گا لیکن افسوس آپ کی عمر نے وفا نہ کی اور منشاء خداوندی کے تحت یہ ارادہ تکمیل کے مراحل طے نہ کر سکا۔

④

آپ کو قرآن مجید سے والہانہ لگاؤ تھا ایک دفعہ میں نے عرض کی وکیل صاحب کیا آپ اب بھی قانون کی کتب زیرِ مطالعہ رکھتے ہیں؟ تو کچھ جواب نہ دیا دوسرے روز صبح کی نماز کے معاً بعد میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے آیئے میں آپ کو بتاؤں میں کونسی قانونی کتب کا مطالعہ کرتا ہوں اپنے کمرے میں لے جا کر مجھے تفسیر صغیر دکھائی فرمایا ہر روز بعد نماز فجر تفسیر صغیر کا ایک حصہ مطالعہ کرتا ہوں آپ جہاں تک مطالعہ فرماتے وہاں ایک علامتی نشان لگا کر اس روز کی تاریخ درج فرما دیتے فرمانے لگے میں اس کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں۔ یہ کتاب دنیا کی تمام قانونی کتب پر حاوی ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد کسی اور کتاب کے مطالعہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور پھر یہ شعر گنگنانے لگے ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

⑤

قرآن کریم سے آپ کی محبت کا ایک اور واقعہ مکرم سید شہاب احمد صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۱ء کے موقع پر اپنی تقریر میں بیان کیا تھا آپ نے بتایا جب والد صاحب کی آنکھ کا آپریشن ہوا۔ اور کچھ دنوں کے بعد آنکھ پر سے پٹی کھولی جانے والی تھی تو ڈاکٹروں نے والد صاحب سے پوچھا اب آپ کی آنکھوں میں روشنی آنے والی ہے بتایئے آپ سب سے پہلے کس کو دیکھنا پسند کریں گے۔ یا اپنی بیوی بیٹے۔ بیٹی یا کسی اور عزیز کو۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں سب سے پہلے قرآن مجید کو دیکھنا چاہتا ہوں جس کی میں ہر روز تلاوت کیا کرتا تھا اور پچھلے پندرہ دن سے میں نے اس کی تلاوت نہیں کی چنانچہ جب قرآن مجید آپ کے سامنے لایا گیا تو آپ کی نظر مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی پر پڑی

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ
أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ
وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ
(النّور آیت ۲۵)

اُس دن جبکہ ان کی زبانیں بھی اور ان کے ہاتھ بھی اور ان کے پاؤں بھی ان کے ان اعمال کے متعلق جو وہ کرتے تھے گواہی دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس غیبی تصرف سے واضح کر دیا کہ مرحوم اپنے اعضاء کا صحیح استعمال فرمایا قرآن سے سچے عشق اور صحیح اعمال کی آیتِ قرآنی نے بھی تصدیق کر دی۔

⑥

موصوف چندہ جات کی ادائیگی میں بڑی پابندی فرماتے۔ ہر ماہ کی یکم تاریخ کو اپنا چندہ ادا فرما دیتے اور مرکز کو مجوزہ بجٹ چندہ کو مختلف مدات میں از خود تقسیم ... خدانخواستہ ایک یا دو دن ترسیل چندہ تاخیر ہو جاتی تو سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے اپنی وفات سے قبل غالباً ایک سال کا چندہ پیشگی

دیکھ سکتے تھے۔ ایک دفعہ مجھ سے پوچھنے لگے کہ میرا فلاں لڑکا چندہ دیتا ہے یا نہیں؟ میں نے عرض کی کہ وہ دس روپے ماہانہ چندہ دیتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ اسے کہہ دیں کہ چندہ پورا ادا کرے ورنہ دُنیا میں وہ کوئی ترقی حاصل نہ کر سکے گا۔

(۷)

مرحوم کا ایک خاص ... بڑا نمایاں تھا۔ رانچی سے کوئی دس بارہ کلومیٹر دُور ایک اور جماعت سملیہ ہے وہاں کے لوگ زیادہ تر مزدوری کرنے والے ہیں آپ بسا اوقات اُن کی مالی مدد بھی فرماتے اور ہمیشہ اس امر پر بھی غور فرماتے کہ ان کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کی کیا صورت اختیار کی جائے اُن کے بچوں کو بعض مشورے بھی دیتے

(۸)

مرحوم اپنی زندگی میں دو بار بہار اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہوئے نیز آپ کو شیر کشمیر مرحوم شیخ محمد عبد اللہ صاحب کے ایک مقدمہ کے لئے کشمیر میں بھی اپنی قانونی خدمات پیش کرنے کا موقعہ ملا جس کی علیٰحدہ تفصیل مرحوم نے بتائی۔ بہر حال مرحوم ایک عظیم ماہر قانون نڈر اور بے باک لیڈر۔ دُعاگو اور متواضع بزرگ اور بہت سے دُوسرے اوصاف کا مجسمہ تھے۔ اللہ تعالےٰ جانے والے کے درجات بلند تر فرماتا چلا جائے اور آپ کی اولاد در اولاد کو آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلام و احمدیت اور بنی نوعِ انسان کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اگرچہ الحاج سید محی الدین صاحب موصی تھے مگر بعض مجبوریوں کی بناء پر آپ کا نعش کو قادیان نہ لے جایا جا سکا بلکہ آپ کے ہی خرید کردہ ایک پلاٹ واقع سملیہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی اور قادیان بہشتی مقبرہ میں آپ کا یادگاری کتبہ نصب کیا گیا جس کا مضمون محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ترتیب دیا۔

محترمہ کریم الدین صاحب شاہد، مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل، مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل، محترمہ شہیدہ محبوب صاحبہ، محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ، محترمہ خورشید بیگم صاحبہ، محترمہ نسیم بیگم صاحبہ، محترمہ نصرت قریشی صاحبہ، محترمہ امۃ القدوس صاحبہ، محترمہ سعیدہ ناظرہ صاحبہ، محترمہ نصرت پروین صاحبہ، محترمہ بُشریٰ طیبہ صاحبہ، محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ اور محترمہ امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ نے ادا کئے

تقسیمِ انعامات اور اختتامی پروگرام

تمام علمی، دینی اور ورزشی مقابلہ جات میں ... ناصرات میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ قادیان نے انعامات تقسیم فرمائے بعد ازاں آپ نے بہنوں اور بچیوں سے اختتامی خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے لجنہ اماء اللہ کے پانچویں اور ناصرات الاحمدیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے تمام سیکرٹریان کی محنت کو سراہا اور انہیں مبارکباد دی آپ نے اپنے خطاب میں لجنہ و ناصرات کی ممبرات کو قرآن کریم کا علم سیکھنے سکھانے اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنے اور خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھنے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر نیز تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور غلبۂ اسلام کے دن قریب تر لانے کے لئے بالالتزام دُعاؤں کی تلقین فرمائی آخر میں آپ نے جملہ حضرات اور سیکرٹریان و ممبراتِ لجنہ و ناصرات کا شکریہ ادا کیا

... عزیزہ راشدہ رحمٰن نے ربوہ سے ... والی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھی اور پھر محترمہ شہیدہ محبوب صاحبہ ... ناصرات نے تمام مجمع و سیکرٹری ... حاضرات کا شکریہ ادا کیا بعدہٗ لجنہ اماء اللہ و ناصرات کا عہد نامہ دُہرایا ...

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے اجتماعی دُعا کرائی جس کے ساتھ ہمارے سالانہ اجتماع کی یہ سہ روزہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالےٰ ہماری مساعی میں برکت دے اور آئندہ اس سے بڑھ کر بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان: بقیہ صفحہ (۹)

ٹھیک ۲ بجے اجتماع گاہ میں جمع ہو گئیں اور نمازِ ظہر و عصر با جماعت ادا کی۔

مقابلہ حُسنِ قرأت و تقاریر ناصرات

ٹھیک ۲½ بجے دُوسرے اجلاس کی کارروائی محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی عزیزہ راشدہ پروین کی تلاوت اور عزیزہ امۃ الشکور کی نظم خوانی کے بعد مقابلہ حُسنِ قرأت ناصرات معیارِ دوم ہوا جس میں ۱۵ ممبرات نے حصہ لیا۔ بعد ازاں معیارِ دوم کی ہی ۷ ممبرات نے مل کر ترانہ پڑھا جس کے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ قادیان کی صدارت میں ناصرات معیارِ دوم اور معیارِ اوّل کے تقریری مقابلے ہوئے جن میں علی الترتیب بیس اور چودہ بچیوں نے حصہ لیا۔

ٹھیک ۷ بجے شام نمازِ مغرب و عشاء اجتماع گاہ میں با جماعت ادا کی گئی اس سے پہلے تمام ممبرات کھانے سے فارغ ہو کر پہنچ چکی تھیں۔

مقابلہ بیت بازی و پرچی کھیل

ٹھیک ۸½ بجے زیرِ صدارت محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ... عزیزہ نبیلہ بیگم کی تلاوت قرآن کریم اور معیارِ سوم الف کی بچیوں کی ترانہ خوانی کے بعد بیت بازی کا مقابلہ ہوا جس میں ... ممبرات کی دو ٹیمیں شامل ہوئیں ... ٹیم کامیاب قرار دی گئی۔ پرچی کھیل میں معیارِ اوّل کی بچیاں شامل ہوئیں پروگرام بہت دلچسپ رہا جس کے بعد تقریباً ۹½ بجے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن
مختلف علمی مقابلہ جات

مورخہ ۲۰/۱۰/۸۲ کو ٹھیک ۹½ بجے صبح زیرِ صدارت محترمہ خورشید بیگم صاحبہ عزیزہ امۃ الحکیم کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ بُشریٰ بیگم بدر کی نظم خوانی کے بعد حفظ قرآن معیارِ اوّل و معیارِ دوم، نظم خوانی معیارِ اوّل اور پرچی کھیل معیارِ دوم کے مقابلہ جات ہوئے اس دوران معیارِ اوّل کی پانچ ممبرات نے ترانہ پڑھا اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے بحیثیت جج مقابلہ حُسنِ قرأت اپنے تأثرات بیان کئے۔

دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ٹھیک ۲ بجے تمام ممبرات دوبارہ اجتماع گاہ میں پہنچ گئیں جہاں نمازِ ظہر و عصر با جماعت ادا کی گئی۔

ٹھیک ۲½ بجے دُوسرے اور آخری اجلاس کی کارروائی زیرِ صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ منعقد ہوئی جس میں عزیزہ امۃ الحکیم کی تلاوت کلام پاک اور عزیزہ ... کی نظم خوانی کے بعد نظم خوانی معیارِ اوّل کا مقابلہ ہوا۔ جس میں اُنیس ممبرات نے حصہ لیا بعدہٗ معیارِ سوم ب کی سات ممبرات نے ترانہ پڑھا۔ علمی مقابلہ جات میں ججمنٹ کے ... مکرم ... صاحبہ، مکرم ...

ولادتیں

(۱) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش و نائب ... کے ہاں ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۲ ہجری (مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۸۲ء) کو بٹالہ سول ہسپتال میں بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے "سلمیٰ" تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار: ملک صلاح الدین انچارج وقفِ جدید قادیان

(۲) خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۷/۱۰/۸۲ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد مظفر علی صاحب آف بنگال کی پوتی ہے۔

خاکسار: محمد عبد الحق انسپکٹر وقفِ جدید قادیان

(۳) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۱۰/۱۱/۸۲ مکرم ظہور احمد صاحب رفیقی کارکن نظارت علیا کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب منڈاشی آف سعد رواہ کا پوتا اور مکرم محمد احمد صاحب نسیم مرحوم درویش کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں مکرم ظہور احمد صاحب رفیقی نے بطورِ شکرانہ مختلف مدات میں چالیس روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً

(۴) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۱۰، ۱۱ نومبر کی درمیانی شب خاکسار کے بیٹے عزیز مصطفیٰ احمد سلمہ کو تین بچوں کے بعد دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے الحمد للہ بطورِ شکرانہ مختلف مدات میں پندرہ روپے ادا کئے گئے ہیں اللہ تعالےٰ قبول فرمائے آمین

خاکسار: سید ظہیر الدین محمود احمد صدر جماعت بریلی

قارئینِ بدر سے نومولودین کے نیک صالح و خادمِ دین ہونے اور صحت و عافیت والی و دراز عمر پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

تقریبِ شادی

مورخہ ۹/۱۱/۸۲ کو عزیزم سید فضل منعم سلمہ ابن مکرم مولوی سید فضل ... عمر گنگی صاحب مبلغ سونگھڑہ کی شادی عزیزہ امۃ العزیز راشدہ بنت مکرم محمد نور الدین عالم صاحب D.S.P. بھدرک کے ہمراہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی ... رہے کہ نکاح کا اعلان قبل ازیں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمایا تھا۔ جب پروگرام ۸/۱۱/۸۲ بارات سونگھڑہ سے بالامیر روانہ ہوئی جہاں اسی شام ... کارِ خصتانہ عمل میں آیا۔ ... سید فضل ... ولیمہ کا اہتمام کیا ... میں کثیر تعداد میں احباب ... خواتین ... اللہ تعالیٰ ...

افسوس! محترم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل آسنور وفات پا گئے

مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو ایک بجے کے قریب بمقام کوریل آسنور محترم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے مدرسہ احمدیہ قادیان کے بابرکت ماحول میں تعلیم حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل پاس کیا تھا اس دوران آپ کو پیارے امام عاشقِ قرآن حضرت ناصر دین رحمہ اللہ تعالیٰ کی بحیثیت کلاس فیلو رفاقت بھی نصیب ہوئی تھی سلسلہ کے فدائی اور دیوانہ وار تبلیغ کرنے والے بزرگ تھے تحریک آزادیٔ کشمیر میں ان کو مظفر آباد جیل میں بھیج دیا گیا جہاں پر ناقابلِ برداشت گرمی اور نامناسب خوراک ملنے کی وجہ سے دماغی عارضہ لاحق ہو گیا تھا جب کبھی دورہ پڑتا تو اس دوران تبلیغ حق ہی زبان پر ہوتی۔ مرحوم۔ نڈر۔ بے باک، صاف گو ۔۔۔ وباطن ایک رکھنے والے، حاضر جواب، پابندِ صوم وصلوٰۃ، مومنانہ صفات کے حامل موصی احمدی بزرگ تھے مرحوم کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے کئی بچیوں اور بچوں کی اچھے رنگ میں پرورش کرتے رہے۔ مرحوم جماعت احمدیہ آسنور اور کوریل کے کافی عرصہ تک صدر بھی رہے آپ کی وفات کی خبر سن کر آسنور اور کوریل کی بستیوں کے تمام لوگ کام کاج چھوڑ کر سینکڑوں کی تعداد میں جنازے میں شریک ۔۔۔ ہے۔ پیچھے ایک غمزدہ بیوہ چھوڑ گئے ہیں جماعت احمدیہ کشمیر ایک دعا گو ۔۔۔ اور حق شناس سے محروم ہو گئی ہے مولا کریم مرحوم کو اپنے فضل و کرم ۔۔۔ میں جگہ بخشے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: عبد المجید ۔۔۔ انصار اللہ کشمیر

قطعہ تاریخ وفات محترم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل مرحوم

یکشنبہ ۲۹ ذی الحج ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء

ایں جہاں دارِ فنا ہر واقف و ماہر بگفت
ہر واقف اور ماہر نے کہا کہ یہ دنیا فنا کا گھر ہے

خویشتن را کے تواند از اجل آخر نہفت
وہ اپنے تئیں موت سے کیسے چھپا سکتا ہے

خاص و عام و عالم و فاضل ازیں دنیای دوں
خاص عام عالم اور فاضل نے اس کمینہ دنیا سے

بے ثباتی دہر دیدہ در تہِ خاکے بخفت
بے ثباتی دیکھ کر کسی جگہ مٹی میں سو رہا۔

رفت عبد الواحد آں شیریں سخن شیریں بیاں
وہ شیریں کلام شیریں بیاں مولوی عبد الواحد چلا گیا

جہد تبلیغ حقیقت محض للہ کرد و گفت
جس نے صرف خدا کے لئے حقیقت کا جہاد کیا

صوفی و قرآں داں و موصی دار الامان
وہ صوفی منش قرآن جاننے والا اور موصی بہشتی مقبرہ تھا

نیک خو تخمِ بدی از ناکساں دائم برفت
نیک فطرت نے بدی کا بیج ناکس لوگوں سے مٹایا ہمیشہ

بست و نہم بود ذی الحج بہر آں فاضل سرور
ذی الحج مہینہ کا ۲۹ دن تھا جب اس فاضل ۔۔۔

مولوی صاحب بجنت رفتہ یوم احد گفت
مولوی صاحب جنت میں چلا گیا اتوار کے دن۔ کہا

کس بگوید سیفیا بعد از تو تاریخ شما
اے سیفی تیرے بعد تیری تاریخ کون کہے گا

ہر کہ دارد قلب صافی سبحۂ عشاق سفت
جو صاف دل رکھتا ہے اس نے عاشقوں کی تسبیح میں پروئے

خاکسار: سید محمد شاہ سیفی نیج بہاڑہ (کشمیر)

(۲) ۔۔۔ فرمائے اور آپ کے درجات بلند کرے آمین۔ مرحومہ کے لئے تحریک دعا کی خاطر مختلف مدات میں مبلغ ایک سو تیس روپے ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسار: محمود علی کوڑرپڑ کل (آندھرا)

آہ! مکرم مولوی سید منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھونیشور

خاکسار کے پھوپھا مکرم مولوی سید منظور احمد صاحب صدر جماعت بھونیشور کو اچانک بیت دا در سینہ میں تکلیف لاحق ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۶ اکتوبر کی صبح کو بھونیشور ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے علاج معالجہ کی ہر ممکن تدبیر اختیار کی لیکن خدا کی تقدیر غالب آئی اور آپ ۲ بجے شب اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون فوری طور پر یہ افسوسناک خبر مختلف جگہوں پر پہنچ گئی مرحوم کے فرزند عزیز سید منصور احمد صاحب بذریعہ ٹرک مرحوم کی میت اپنے جدی مکان محلہ رسول پور سونگھڑہ لائے جہاں جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے علاوہ مختلف مقامات سے آئے ہوئے احباب نے شب تقریباً دس بجے نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد مرحوم کو سپردِ خاک کر دیا۔ مرحوم بہت ہی مخلص اور سلسلہ کے فدائی اور ہمدرد و خیر خواہ اور پابندِ صوم و صلوٰۃ وجود تھے۔ آپ نے ذاتی دلچسپی اور کافی عرق ریزی کے ساتھ اڑلیہ کے صدر مقام پر مرکز اور احباب کے تعاون سے ایک شاندار مسجد تعمیر کروائی مرحوم کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے خاندان سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ جب کبھی دورہ پر تشریف لاتے مرحوم ہر رنگ میں ان بزرگان کی خدمت کرتے۔ مرحوم کو لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت کا موقع ملا اثر و رسوخ بہت وسیع تھا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی سوگوار چھوڑے ہیں مرحوم کی وفات سے صوبہ اڑلیہ کی جماعتوں میں ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پُر کرے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین خاکسار: سید فضل عمر مبلغ سلسلہ

مورخہ ۲۲/۱۰/۸۲ کو صبح ۹ بجے مسجد احمدیہ بھونیشور میں مکرم سید عبد السلام صاحب نائب صدر جماعت کی زیرِ صدارت ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی شیخ عبد العلیم صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم غلام احمد عبید۔ ڈاکٹر انوار الحق صاحب۔ مکرم سید نصیر احمد صاحب۔ مکرم سید رفیق الدین احمد صاحب۔ مکرم سید نیر احمد صاحب۔ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کٹک اور مکرم محمد اظہر الحق صاحب نے مرحوم کی نمایاں خوبیوں کا اپنے اپنے انداز میں تذکرہ کیا۔

دعائے مغفرت:

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نشاط بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ لعل دین صاحب ساکن لاہور (پاکستان) مورخہ ۲۲/۹/۸۲ کو چند روز کی علالت کے بعد اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد سلیم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲) مکرم مولوی شیخ عبد العلیم صاحب مبلغ سلسلہ مقیم نرگاؤں اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم الطیف خان صاحب نرگاؤں (اڑلیہ) مورخہ ۷/۱۰/۸۲ کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے فرزند مکرم ادریس خان صاحب مبلغ پانچ روپے مد امانت بدر میں ادا کر کے والد مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور خود کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

(۳) ہماری چھوٹی چچی محترمہ میمونہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم ملک محمد اسماعیل صاحب مرحوم آف پٹنہ صرف دو دن کی مختصر سی علالت کے بعد دہلی میں اپنی دختر مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ کے مکان پر فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھیں اس لئے آپ کی میت ۵/۱۰/۸۲ کو قادیان لے جائی گئی اور اسی روز بعد نماز مغرب بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احبابِ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین

خاکسار: شریف احمد ملک پٹنہ (بہار)

(۴) عاجز کی والدہ محترمہ پیاری بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شمشیر علی صاحب مرحوم کوڑرپڑ کل بعمر ۸۰ سال ۱۲/۱۰/۸۲ کو حیدرآباد میں فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے نمازِ جنازہ پڑھائی بعد ازاں لاری کے ذریعہ جنازہ کو کوڑرپڑ کل لے جایا گیا اور خاندانی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت ۔۔۔

احمدیہ مسلم کیلنڈر

بابت سال ۱۹۸۳ء مطابق ۱۳۶۲ ہش ۔ ۱۴۰۴-۱۴۰۳ ہجری قمری

نظارت دعوۃ و تبلیغ کا شعبہ نشر و اشاعت اس مرتبہ بھی برائے سال ۱۹۸۳ء ایک ۱۴۰۳-۴ ہجری کیلنڈر طبع کروا رہا ہے۔ اس کیلنڈر کی پیشانی کو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ زینت بخش رہے ہوں گے اوپر کے حصہ میں دائیں طرف منارۃ المسیح اور بائیں طرف لوائے احمدیت اور درمیان میں اللہ کے قدیمی گھر خانہ کعبہ کی تصویر اور مہدی دوران حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شبیہ مبارک دی جا رہی ہے۔ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لا المہدی الا عیسیٰ اور ایک اور حدیث بزبان اردو و انگریزی جلی حروف میں دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مسجد بشارت سپین کی تصویر بھی خانہ کعبہ کے نیچے دی گئی ہے۔ نیز حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ سے (مہدی وقت و عیسیٰ دوران) کی عبارت حضور علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی سے دی جا رہی ہے۔

سب سے نیچے تعطیلات کی تفصیل اور سال آئندہ کی تاریخیں دی جا رہی ہیں۔ دنوں کے نام اردو، انگریزی، فارسی اور عربی میں، عیسوی سن، ہجری شمسی، اور ہجری قمری کے نام انگریزی اور اردو میں دیے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ کیلنڈر تبلیغی لحاظ سے نہایت ہی مفید ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ نظارت دعوۃ و تبلیغ سے طلب فرمائیں۔ ہدیہ فی کیلنڈر 2/50 ۔ اخراجات ڈاک بذمہ خریدار ہوں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

آمد میں اضافہ اور برکتوں کا موجب

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

(۱) "جب تک تم ایسا مال پیش نہیں کرو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو اور اس محبت کے باوجود خدا کے حضور پیش نہیں کرو گے اس وقت تک خدا کو کچھ نہیں پہنچے گا۔"

(۲) "ہم خدا کی خاطر جو بھی مال پیش کرتے ہیں وہ خالصۃً تقویٰ پر مبنی ہو۔"

(۳) "پس خدا تعالیٰ جو دینے والا ہے۔ جو رازق ہے اس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔"

(۴) "خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے تم خوف کیوں کھاتے ہو یہی وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے۔"

(۵) "اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ جب تک جماعت میں مجلس شوریٰ کے مشورہ سے خلیفہ وقت نے ایک شرح مقرر کر رکھی ہو اس وقت تک اس شرح میں بددیانتی سے کام نہیں لینا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات سے باقاعدہ اور باشرح چندہ جات کی ادائیگی اور معیار کے مطابق مالی قربانی کرنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس معیار کے مطابق اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (چندہ وصیت۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

جماعت ہائے ہفتہ قرآن مجید: جماعت احمدیہ کوڈالی اور جماعت احمدیہ گلبرگہ کی طرف سے ہفتہ قرآن مجید کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں بوجہ غیر معمولی تاخیر و عدم گنجائش ادارہ ان کی اشاعت سے معذرت خواہ ہے اور بارگاہ رب العزت میں دست بدعا کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی مساعی کو قبول کرتے ہوئے اجر جزیل عطا کرے آمین

(ادارہ)

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے

ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ جو احباب کرام جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کرانا چاہتے ہوں وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ آخر اکتوبر ۸۲ء تک دفتر ہذا کو اطلاع پہنچا دیں تا ان کی حسب ضرورت سیٹ یا برتھ امرتسر سٹیشن سے بروقت ریزرو کرائی جا سکے اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو مکرم محاسب صاحب کے نام مع تفصیل رقم بھی بھجوا دی جائے نیز دفتر ہذا کو اپنی چٹھی میں مندرجہ ذیل امور بھی تحریر فرما دیں۔

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام۔ جہاں تک کی ریزرویشن درکار ہے (۳) درجہ (یعنی سیکنڈ کلاس یا فرسٹ کلاس) (۴) نام سفر کنندہ (۵) عمر (۶) جنس (مرد۔ عورت لڑکا یا لڑکی) (۷) پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ (۸) ٹرین کا نام۔ جس میں ریزرو مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان پر موسم کے مطابق پارچات اور بستر ہمراہ لائیں

ہمارا جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہی ماہ دسمبر کی ان تاریخوں میں منعقد ہوتا ہے جبکہ ہندوستان کے جنوبی علاقوں کی بہ نسبت شمالی بھارت میں سردی کی لہر اپنے جوبن پر ہوتی ہے مگر اس روحانی اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر احباب چونکہ اس موسم کے عادی نہیں ہوتے اس لئے وہ اس کے مطابق گرم پارچات اور مناسب بستر ہمراہ نہیں لاتے جس کی وجہ سے نہ صرف انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ انتظامیہ کے لئے بھی اتنے وسیع پیمانے پر بستروں کی فراہمی مشکل ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات ایسے تمام مخلصین جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ پنجاب کے موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر (جس میں توشک لحاف دونوں شامل ہوں) ضرور اپنے ہمراہ لائیں تا وہ موسم کی شدت کا مقابلہ کر سکیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی غرض سے جلسہ میں شریک ہونے والے مخلصین کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ

"موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیے"

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اس اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی سعادت عطا فرمائے آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

اعلیٰ اور نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے ایک مخلص اور سعید الفطرت احمدی نوجوان عزیزم جمیل احمد ناصر ابن مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو پنجاب یونیورسٹی کے B.Ed ڈگری کورس میں ۸۲۲/۱۳۰۰ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں پہلی پوزیشن عطا فرمائی ہے اور عزیز مذکور اپنی اس اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے نتیجہ میں یونیورسٹی گولڈ میڈلسٹ کے اعزاز کا مستحق قرار پایا ہے۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے آمین

(ادارہ)

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ"

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳...۷

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PHONE, 275475
RESIDENCE :- 273903

CALCUTTA-700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس!

۲۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی لوَن مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فاٹک نما
حیدرآباد-۲۵۳۰۰ د

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس۔ ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے: ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECON MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY,

MADRAS-600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

BOMBAY-400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

مِنجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ، کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم : "جس نے کسی مسلمان سے دنیا کی تکلیف دور کی، اللہ قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے اس کی تکلیف دور کرے گا۔" (سنن ابن ماجہ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-
"ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی اپنی سمجھ اور بصیرت کے موافق نوعِ انسان کی ہمدردی میں مشغول ہو۔"
(الانذار صفحہ ۲۳)

۳۲ - سیکنڈ لین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

مِلاپ موٹرس

اِرشادِ نبوی

"مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً" (ترمذی)

ترجمہ :- کوئی بندہ اللہ کے لئے سجدہ نہیں کرتا مگر خدا تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے مرتبہ کو بلند کرتا اور اس کی خطا کو مٹاتا ہے۔

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - باری پورہ - کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS

34/3, 3RD MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR, BANGALORE, 560026.
MANUFACTURERS OF

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

حیدرآباد میں — فون نمبر ۲۳۲۴۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد لیلینڈ ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد - (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ۳)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام : سٹار لون

سٹار لون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز - کرشنڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے